ارشاد باری تعالیٰ

سَنُلۡقِیۡ فِیۡ قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا الرُّعۡبَ بِمَاۤ اَشۡرَکُوۡا بِاللّٰہِ مَا لَمۡ یُنَزِّلۡ بِہٖ سُلۡطٰنًا ۚ وَ مَاۡوٰىہُمُ النَّارُ ؕ وَ بِئۡسَ مَثۡوَی الظّٰلِمِیۡنَ ○ (آل عمران:152)

ترجمہ: ہم ضرور ان لوگوں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے جنہوں نے کفر کیا کیونکہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا اس کو جس کے بارہ میں اس نے کوئی بھی دلیل نازل نہیں کی اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور ظالموں کا کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 68

شمارہ 45

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ: سالانہ 700 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

9 ربیع الاوّل 1441 ہجری قمری ● 7 نبوت 1398 ہجری شمسی ● 7 نومبر 2019ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 1 نومبر 2019 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے، یہ گویا اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

قبولیت دعا کی شرائط

یہ بات بھی بحضور دل سن لینی چاہیے کہ قبول دعا کیلئے بھی چند شرائط ہوتی ہیں ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے اور اس کے غناء ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے اور صلح کاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدائے تعالیٰ کو خوش کرے، تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے۔ اگر وہ خدائے تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سد اور چٹان ہوجاتی ہیں اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے۔

ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچائیں

پس ہمارے دوستوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچاویں اور ان کی راہ میں کوئی روک نہ ڈال دیں جو ان کی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہوسکتی ہے۔ ان کو چاہیے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہوسکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فرمایا ہے: اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیت دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے، تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیت دعا چاہے تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تاکہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔

نفس انسانی کی تین حالتیں

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ نفس انسانی کی تین حالتیں ہیں۔ ایک اَمَّارَہ، دوسری لَوَّامَہ، تیسری مُطۡمَئِنَّہ۔ نفسِ اَمّارہ کی حالت میں انسان شیطان کے پنجہ میں گویا گرفتار ہوتا ہے اور اس کی طرف بہت جھکتا ہے لیکن نفسِ لوّامہ کی حالت میں وہ اپنی خطا کاریوں پر نادم ہوتا اور شرمسار ہو کر خدا کی طرف جھکتا ہے مگر اس حالت میں بھی ایک جنگ رہتی ہے۔ کبھی شیطان کی طرف جھکتا ہے اور کبھی رحمان کی طرف۔ مگر نفس مُطۡمَئِنَّہ کی حالت میں وہ عباد الرحمن کے زُمرہ میں داخل ہوجاتا ہے اور یہ گویا ارتفاعی نقطہ ہے جس کے بالمقابل نیچے کی طرف امّارہ ہے۔ اس میزان کے بیچ میں لوّامہ ہے جو ترازو کی زبان کی طرح ہے۔ انخفاضی نقطہ کی طرف اگر زیادہ جھکتا ہے تو حیوانات سے بھی بدتر اور ارذل ہوجاتا ہے اور ارتفاعی نقطہ کی طرف جس قدر رجوع کرتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ کی طرف قریب ہوتا جاتا ہے اور سفلی اور ارضی حالتوں سے نکل کر علوی اور سماوی فیضان سے حصہ لیتا ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل، صفحہ 92 تا 93، مطبوعہ 2018 قادیان)

ضروری اعلان بابت جلسہ سالانہ قادیان

دسمبر 2019 میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ قادیان کے متعلق اخبار بدر قادیان میں اعلان ہوتا رہا ہے کہ یہ جلسہ 125 واں جلسہ سالانہ ہے۔ اس تاریخی جلسہ کی مناسبت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض خصوصی پروگراموں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے جس کی اطلاع بذریعہ سرکلر جماعتوں کو دی گئی ہے۔ اسی دَوران ''شعبہ تاریخ احمدیت قادیان'' کی تحقیق وجائزہ کی روشنی میں سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں یہ اطلاع دی گئی کہ: **2019 میں منعقد ہونے والا جلسہ سالانہ 125 واں جلسہ سالانہ نہیں بلکہ 126 واں جلسہ سالانہ ہے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کی منظوری مرحمت فرمائی اور پروگراموں کو بھی جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ قارئین بدر مطلع رہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ (ستمبر، اکتوبر 2019)

امن کا خلیفہ ہالینڈ تشریف لایا ہے (اخبار ’Ons Almere‘)

مجھے خلیفہ کی سب سے اچھی بات یہ لگی کہ انہوں نے انسانی حقوق پر بات کی اور لوگوں کو امن اور سلامتی کی طرف بلایا (ایک مہمان Erik Jan Kli JN صاحب)

مجھے خلیفہ کی سب سے اچھی بات یہ لگی کہ انہوں نے بڑی جرأت سے بات کی ہے
پوپ عمومی رنگ میں امن کی بات کرتا ہے مگر آپ کے خلیفہ نے برملا طاقتور قوموں کو مخاطب کر کے بات کی ہے (مہمان Herman Mee Ter صاحب)

جماعت کا رہنما اچھا ہے اس لیے جماعت بھی اچھی ہے، مجھے حضور کا خطاب بہت اچھا لگا
خلیفہ وقت نے ہر بات بہت واضح اور کھل کر کی، خلیفہ نے جو باتیں بھی کیں وہ وقت کی ضرورت کے عین مطابق تھیں (ایک خاتون Christna صاحبہ)

جلسہ میں سب لوگ بہت ہی خوش اخلاق تھے، ایک جنت نظیر ماحول تھا، خلیفہ کا خطاب بہت پُر اثر تھا (ایک ڈچ میاں بیوی Fatih اور Gisele)

آپ کو دیکھ کر اور سُن کر بہت طاقت ملتی ہے اور آپ روئے زمین پر سب سے زیادہ امن پسند شخصیت ہیں
آپ اتنے بڑے لیڈر ہیں لیکن پھر بھی بڑے آسان الفاظ میں عام لوگوں سے ان کی سمجھ کے مطابق بات کرتے ہیں
میری خواہش ہے کہ دنیا کے دیگر رہنما بھی آپ سے سبق سیکھیں، میں سمجھتی ہوں کہ آپ دنیا کے بہت سے لیڈرز کے لیے قابلِ تقلید نمونہ ہیں (ایک مہمان Annie Sels صاحبہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سننے کے بعد مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات

امن کا خلیفہ ہالینڈ تشریف لایا ہے، خلیفۃ المسیح پوری دنیا میں انسانی ہمدردی اور مخلوق خدا کی خدمت کر رہے ہیں
امن اور مذہبی رواداری کو فروغ دے رہے ہیں، خلیفہ وقت نے دنیا کے دیگر پارلیمنٹ کے علاوہ ڈچ پارلیمنٹ میں بھی خطاب کیا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہالینڈ آمد پر اخبار ”Ons Almere“ کی خبر

ہم علی وجہ البصیرت اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ ہے اور
اس نور کو پھیلانے کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لیا ہے اور پھیلا رہا ہے چاہے مخالفین جتنی بھی کوشش کرلیں
اب کوئی نہیں جو اس ترقی کو روک سکے، یہ سلسلہ پھلنا ہے اور پھولنا ہے اور پھیلنا ہے، انشاء اللہ، یہ خدا تعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے جو پورا ہو کر رہیگا

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ ہالینڈ سے اختتامی خطاب

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

28 ستمبر 2019ء بروز ہفتہ (بقیہ رپورٹ)

غیر از جماعت مہمانوں کے ساتھ پروگرام سات بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں جب حضور انور مارکی سے باہر تشریف لائے تو آئیوری کوسٹ سے آنے والے ایک احمدی نوجوان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ موصوف Idrissa Kone آئیوری کوسٹ سے Pilot کی پڑھائی اور ٹریننگ کیلئے ایک سال کیلئے بلجیم آئے ہوئے ہیں۔ حضور انور نے موصوف سے دریافت فرمایا کہ کس ایئرلائن کیلئے کام کرتے ہیں۔ جس پر موصوف نے عرض کیا Air Cote D'Ivore کیلئے کام کرتے ہیں۔ حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ وہ افریقہ کے ممالک میں جہاز چلاتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ پیدائشی احمدی ہیں۔ جس پر موصوف نے عرض کیا کہ انہوں نے چند سال قبل بیعت کی تھی۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے۔

بعدازاں موصوف نے بتایا کہ انہیں جو پائلٹ بننے کے لیے منتخب کیا گیا ہے وہ حضور انور کی دعاؤں کے طفیل ہی ہے۔ واقعہ اس طرح ہوا کہ وہ چند سال قبل جب جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ میں شامل ہوئے تو وہاں ان کے دوست نے ان سے کہا کہ میں نے ایک اشتہار دیکھا ہے کہ Air Ivory Coast لوگوں کو اپنی سروس میں لینے کے لیے ایک مقابلہ کروا رہی ہے۔ لیکن فائل جمع کروانے کی تاریخ گزر گئی ہے۔ موصوف بتاتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ تاریخ گزر گئی تھی، میں نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لیے لکھا اور ساتھ ہی اپنی فائل جمع کروادی۔ کچھ دنوں بعد ان کو جواب ملا کہ اگرچہ آپ نے فائل تاخیر سے جمع کروائی ہے لیکن ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ آپ اس مقابلہ میں حصہ لیں۔

اس کے بعد انہوں نے اس مقابلہ کے لیے تحریری امتحان دیا اور ایک ہزار اُمیدواروں میں سے صرف پندرہ اُمیدوار منتخب ہوئے جن میں ان کا نام بھی شامل تھا۔ موصوف نے کہا یہ سب کچھ حضور انور کی دعاؤں کے طفیل ہوا۔ موصوف کہنے لگے کہ میں نے حضور انور کو MTA پر دیکھا تھا۔ آج زندگی میں پہلی مرتبہ اپنی آنکھوں سے اپنے انتہائی قریب دیکھا ہے اور حضور انور سے باتیں کی ہیں۔ حضور انور نے کافی دیر تک میرا ہاتھ پکڑے رکھا۔ آج میں انتہائی خوش نصیب انسان ہوں، میں اپنی زندگی میں ان لمحات کو کبھی بھلا نہیں سکتا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

8 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے جا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

حضور انور کا خطاب سُنکر مہمانوں کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آج کے خطاب نے غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور بعض مہمان اپنے جذبات اور

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

’’خدا کے نبی کی شان سے بعید ہے کہ وہ ہتھیار لگا کر پھر اسے اُتار دے قبل اس کے کہ خدا کوئی فیصلہ کرے‘‘ (الحدیث)

ہم اپنے دین میں غداری جائز نہیں سمجھتے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمرہ کو بھی ساتھ چلنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور اس معصوم بچے کا دل خوش ہو گیا

اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحابِ نبیؐ

حضرت خبیب بن عدی اور حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن اُبی بن سلول رضی اللہ عنہما کی سیرتِ مبارکہ کا دلنشیں تذکرہ

خلافت کے عاشق، انتہائی نیک اور شفیق خادمِ سلسلہ مکرم خواجہ رشید الدین قمر صاحب کی وفات پر اُن کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 ر اکتوبر 2019ء بمطابق 18 ر اخاء 1398 ہجری شمسی بمقام ایگزیبیشن سنٹر گیزن (Giesen) جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ-

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ- اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدری صحابہ کا جو میں نے ذکر شروع کیا ہوا ہے آج بھی وہی ذکر کروں گا۔ گذشتہ دورے کی وجہ سے، مختلف جلسوں کی وجہ سے یہ ذکر بیچ میں ٹوٹ گیا تھا، اس کا سلسلہ ٹوٹ گیا تھا۔ جو آخری خطبہ میں نے صحابہ کے ذکر پہ دیا تھا وہ 20 ر ستمبر کا تھا۔ اس میں حضرت خبیب بن عدیؓ کا ذکر کیا گیا اور اس کا کچھ حصہ بیان کرنے سے رہ گیا تھا۔ اس میں بیان کیا گیا تھا کہ انہوں نے شہادت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کو یہ کہا کہ میرا اسلام پہنچا دے تو بہر حال یہ وہ لوگ تھے جو بڑے اعلیٰ مقام کے تھے اور اللہ تعالیٰ کا بڑا قرب حاصل کرنے والے تھے اور اللہ تعالیٰ کا بھی ان سے سلوک کا پتا لگتا ہے کہ جب انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور تو یہاں کوئی ذریعہ نہیں ہے تُو ہی میرا اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دے تو پھر وہ سلام اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا بھی دیا اور وہاں مجلس میں بیٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیکم السلام بھی کہا اور اس کا صحابہؓ سے ذکر بھی کیا کہ ان کی شہادت ہو گئی ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری للامام ابن حجر عسقلانی جزء 7 صفحہ 488 کتاب المغازی حدیث نمبر 4086 قدیمی کتب خانہ کراچی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، حضرت خبیب بن عدیؓ اور ان کے ساتھیوں کی جو شہادت ہوئی تھی اس کے بعد حضرت عمرو بن امیہ کو یہ حکم دیا کہ مکّے جاؤ اور اس ظلم کا جو کرتا دھرتا ہے ابوسفیان اس کو قتل کر دینا، اس کی یہ سزا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبار بن صخر انصاریؓ کو بھی ساتھ روانہ فرمایا۔ یہ دونوں اپنے اونٹ یَأجَج وادی جو مکّے سے آٹھ میل کے فاصلے پر واقع ہے اور اس کی یہ گھاٹی تھی اس میں باندھ کر رات کے وقت مکے میں داخل ہوئے۔ حضرت جبارؓ نے حضرت عمروؓ سے کہا کہ کاش ہم طوافِ کعبہ کر سکیں اور دو رکعت نماز ادا کر سکیں یعنی کعبہ میں دو رکعت نماز ادا کر سکیں۔ حضرت عمرو نے کہا کہ قریش کا یہ طریق ہے کہ رات کو کھانا کھانے کے بعد اپنے صحنوں میں بیٹھ جاتے ہیں۔ کہیں ہم پکڑے نہ جائیں۔ حضرت جبارؓ نے کہا ان شاء اللہ ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔ حضرت عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم نے طوافِ کعبہ کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر ہم ابوسفیان کی تلاش میں نکل پڑے کہ اللہ کی قسم! ہم پیدل چل رہے تھے کہ اہلِ مکہ میں سے ایک آدمی نے ہمیں دیکھا اور مجھے پہچان لیا اور کہنے لگا کہ عمرو بن امیہ یہ تو وہی ہے ضرور کسی شر کی نیت سے آیا ہو گا۔ اس پر میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ بچو، یہاں سے نکلو۔ پھر ہم تیزی سے وہاں سے نکلے یہاں تک کہ ایک پہاڑ پر چڑھ گئے۔ وہ لوگ بھی ہماری کھوج میں نکلے۔ جب ہم پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تو وہ مایوس ہو کر چلے گئے۔ پھر ہم نیچے اتر کر پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے اور پتھر اکٹھے کر کے اوپر نیچے رکھ دیے اور وہیں ہم نے رات گزاری۔ صبح ہوئی تو ایک قریشی ادھر آ نکلا جو اپنے گھوڑے کو لے کر جا رہا تھا۔ ہم پھر غار میں چھپ گئے۔ میں نے کہا اگر اس نے ہمیں دیکھ لیا ہوا تو یہ شور مچائے گا لہٰذا اس کو پکڑ کر مار دینا ہی بہتر ہے۔ حضرت عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک خنجر تھا جسے میں نے ابوسفیان کے لیے تیار کیا تھا۔ میں نے اس خنجر سے اس شخص کے سینے پر وار کیا جس سے وہ اس زور سے چیخا کہ مکے والوں نے اس کی آواز سن لی۔ کہتے ہیں میں دوبارہ اپنی جگہ پر آ کر چھپ گیا۔ جب لوگ اس کے پاس تیزی سے پہنچے تو اپنی آخری سانس لے رہا تھا۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ تم پر کس نے حملہ کیا؟ اس نے کہا کہ عمرو بن امیہ نے۔ پھر موت نے اس پر غلبہ پا لیا اور اسی جگہ وہ مر گیا اور انہیں ہماری جگہ کا پتا نہیں بتا سکا۔

اس زمانے میں یہی حالت تھی کہ اگر دشمنوں کو پتا لگ جاتا تھا تو پھر ایک دوسرے کی شدید مخالفت کی وجہ سے یہی ہوتا تھا کہ قتل کر دو اور ان کو یہی شک تھا کہ اس نے کیونکہ ہمیں دیکھ لیا ہے اب یہ جا کے بتا بھی دے گا اور پھر کفار جو ہیں وہ ہمارے پیچھے آئیں گے اور پھر ہمیں بھی قتل کریں گے تو اس سے پہلے دفاع کے طور پر انہوں نے یہ کیا۔ بہرحال وہ کہتے ہیں کہ وہ ہمارا پتا بتا نہیں سکا۔ وہ اسے اٹھا کر لے گئے اور شام کے وقت میں نے اپنے ساتھی سے کہا اب ہم محفوظ ہیں۔ پس ہم رات کو مکے سے مدینے کی طرف نکلے تو ایک پارٹی کے پاس سے گزرے جو حضرت خبیب بن عدیؓ کی نعش کی حفاظت کر رہی تھی۔ ان میں سے ایک شخص نے حضرت عمروؓ کو دیکھ کر کہا کہ خدا کی قسم! جتنی اس شخص کی چال عمرو بن امیہ سے ملتی ہے اس سے زیادہ میں نے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ اگر وہ مدینے میں نہ ہوتا تو میں کہتا کہ یہی عمرو بن امیہ ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ کہتے ہیں کہ حضرت جبارؓ جب اس لکڑی تک جس پر حضرت خبیبؓ کو لٹکایا گیا تھا وہاں تک پہنچے تو جلدی سے اسے اٹھا کر چل پڑے۔ وہ لوگ بھی آپ کے پیچھے بھاگے۔ ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ وہ لوگ شراب کے نشے میں تھے، بدمست تھے، کچھ جاگ رہے تھے، کچھ سو رہے تھے، کچھ اونگھ رہے تھے تو بہرحال ان کو پتا نہیں لگا اور یہ جلدی سے لے کے بھاگے اور پھر ان کو بھی پتا لگا تو آپ لوگوں کے پیچھے بھاگے یہاں تک کہ جب حضرت جبار یَأجَج پہاڑ کے سیلابی نالے کے پاس پہنچے تو انہوں نے اس لکڑی کو اس کے اندر پھینک دیا۔ وہ لوگ بھی پیچھے پہنچے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس لکڑی کو ان کافروں کی آنکھوں سے اوجھل کر دیا اور وہ اسے نہ ڈھونڈ سکے۔ حضرت عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھی یعنی حضرت جبارؓ سے کہا کہ تم یہاں سے نکلو اور اپنے اونٹ پر بیٹھ کر روانہ ہو جاؤ۔ میں ان لوگوں کو تمہارے پیچھے آنے سے روکے رکھوں گا۔

حضرت عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں چلا یہاں تک کہ ضَجْنَان پہاڑ تک پہنچ گیا جو مکّے سے پچیس میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ میں نے ایک غار میں پناہ لی۔

وہاں سے نکلا یہاں تک کہ مقام عَرْج پر پہنچا جو مدینے سے 78 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ پھر چلتا گیا، کہتے ہیں کہ جب میں مقام نقیع پر اترا جو مدینے سے تقریباً ساٹھ میل کے فاصلے پر ہے تو مشرکین نے قریش کے دو آدمی دیکھے جنہیں قریش نے مدینہ میں جاسوسی کے لیے بھیجا تھا۔ میں نے انہیں کہا کہ ہتھیار ڈال دو۔ پتا تو لگ گیا ہے کہ تم جاسوسی کرنے آئے ہو لیکن وہ نہ مانے۔ اس پر وہاں لڑائی شروع ہو گئی، کہتے ہیں ایک کو تو میں نے تیر مارا اور اس کو ہلاک کر دیا اور دوسرے کو قیدی بنا لیا اور پھر اسے باندھ کر مدینہ لے آیا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 885-886 باب بعث عمرو بن امیہ الضمری لقتال ابی سفیان ...... دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء) (الاصابۃ فی تمییز الصحابہ جزء 2 صفحہ 226، خبیب بن عدی، دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء) (لغات الحدیث جلد 4 صفحہ 603 کتاب ’’ی‘‘ جلد 3 صفحہ 46 کتاب ’’ف‘‘) (معجم البلدان جلد 3 صفحہ 225، 309، جلد 4 صفحہ 400)

ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت عمرو بن امیہ ضمری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تنہا جاسوس کے طور پر بھیجا تا کہ حضرت خبیبؓ کو لکڑی سے اتاروں۔ وہ کہتے ہیں کہ رات کے وقت مَیں حضرت خبیبؓ کی لکڑی کے پاس پہنچ کر اس کے اوپر چڑھ گیا تو اس وقت خوف تھا کہ کوئی مجھے دیکھ نہ لے۔ جب میں نے اس لکڑی کو چھوڑ دیا تو زمین پر گر پڑی۔ پھر میں نے دیکھا کہ وہ لکڑی ایسی غائب ہو گئی گویا اسے زمین نے نگل لیا۔ پھر اس وقت سے لے کر آج تک خبیب کی ہڈیوں کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ

جلد 1 صفحہ 684،خبیب بن عدی، دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

ایک اور روایت کے مطابق حضرت عمرو بن امیہ ضمری بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے حضرت خبیبؓ کو رسیوں وغیرہ سے آزاد کرکے نیچے لٹایا تو میں نے اپنے پیچھے کوئی آہٹ کی آواز سنی۔ پھر جب دوبارہ میں سیدھا ہوا تو کچھ بھی نظر نہ آیا اور حضرت خبیبؓ کی نعش غائب ہو چکی تھی۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جزء2 صفحہ 25،''خبیب بن عدی'' دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

تو پہلی روایت جو زیادہ صحیح لگتی ہے کہ پیچھے جب دوڑے تو انہوں نے دریا میں پھینک دیا اور دریا نے اس کو بہا لیا یا آگے پیچھے کر دیا، ندی تھی پانی کا بہاؤ تھا۔تو مختلف روایات آتی ہیں۔ بہرحال اسی نام سے مشہور ہو گئے تھے کہ ان کی نعش زمین میں غائب ہو گئی۔

(الاصابۃ فی تمیز الصحابہ جزء2 صفحہ 226،''خبیب بن عدی'' دارالکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

تو وہ کفار جو کچھ کرنا چاہتے تھے کوئی معلوم نہ کر سکے اس نعش کی بے حرمتی وہ نہیں کر سکے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو محفوظ رکھا۔

ایک روایت حضرت خبیب بن عدیؓ کے قید کے واقعے کے بارے میں اس طرح بھی ہے کہ مَاوِیَّہ، حُجَیْربن اَبُوْاِھَاب کی آزاد کردہ لونڈی تھی مکہ میں ان ہی کے گھر میں حضرت خبیب بن عدیؓ قید تھے تا کہ حرمت والے مہینے ختم ہوں تو انہیں قتل کیا جا سکے۔ ماویہؓ نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا اور وہ اچھی مسلمان ثابت ہوئیں۔ ماویہؓ بعد میں یہ قصہ بیان کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے حضرت خبیبؓ سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا۔ میں انہیں دروازے کے دَرز سے دیکھا کرتی تھی اور وہ زنجیر میں بندھے ہوتے تھے اور میرے علم میں روئے زمین پر کھانے کے لیے انگوروں کا ایک دانہ بھی نہ تھا، اس علاقے میں کوئی انگور نہیں تھا لیکن حضرت خبیبؓ کے ہاتھ میں آدمی کے سر کے برابر انگوروں کا گچھا ہوتا تھا یعنی کافی بڑا گچھا ہوتا تھا جس میں سے وہ کھاتے۔ وہ اللہ کے رزق کے سوا اَور کچھ نہ تھا۔ حضرت خبیبؓ تہجد میں قرآن پڑھتے اور عورتیں وہ سن کر رو دیتیں اور انہیں حضرت خبیبؓ پر رحم آتا۔

وہ بتاتی ہیں کہ ایک دن میں نے حضرت خبیبؓ سے پوچھا اے خبیب! کیا تمہاری کوئی ضرورت ہے تو انہوں نے جواب دیا نہیں۔ ہاں ایک بات ہے کہ مجھے ٹھنڈا پانی پلا دو اور مجھے بتوں کے نام پر ذبح کیے جانے والے سے گوشت نہ دینا۔ جو کھانا تم لوگ دیتے ہو کبھی وہ کھانا نہ دینا جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور تیسری بات یہ کہ جب لوگ میرے قتل کا ارادہ کریں تو مجھے بتا دینا۔ پھر جب حرمت والے مہینے گزر گئے اور لوگوں نے حضرت خبیبؓ کے قتل پر اتفاق کر لیا تو کہتی ہیں کہ میں نے ان کے پاس جا کر انہیں یہ خبر دی۔ کہتی ہیں کہ اللہ کی قسم! انہوں نے اپنے قتل کیے جانے کی کوئی پروا نہیں کی۔ انہوں نے مجھ سے کہا میرے پاس استرا بھیج دو تا کہ میں اپنے آپ کو درست کر لوں۔ وہ بتاتی ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے ابوحسین کے ہاتھ استرا بھیجا۔ یہ بیٹا جو ہے کہتی ہیں وہ حقیقی بیٹا نہ تھا بلکہ ماویہ نے اس کی صرف پرورش کی تھی، یہی لکھا گیا ہے۔ جب بچہ چلا گیا تو پھر کہتی ہیں میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ کی قسم! خبیب نے اپنا انتقام پا لیا۔ اب میرا بیٹا اس کے پاس ہے، استرا اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ تو انتقام لے لے گا۔ یہ میں نے کیا کر دیا! میں نے اس بچے کے ہاتھ استرا بھیج دیا ہے۔ خبیب اس بچے کو استرے سے قتل کر دے گا اور پھر کہے گا کہ مرد کے بدلے مرد۔ روایت تو یہ آتی ہے کہ بچہ کھیلتا ہوا ان کے پاس چلا گیا ان کے ہاتھ میں استرا تھا لیکن ایک روایت یہ اس طرح ہے جو تفصیل سے ہے کہ بچہ ہوش و حواس میں تھا اور اس قابل تھا کہ اس کے ہاتھ کوئی چیز بھجوائی جا سکے اور وہ انہوں نے بھجوایا۔ تو وہ کہتی ہیں کہ جائے گا تو کہہ دے گا کہ ٹھیک ہے تم میرا قتل کر رہے ہو تو میں بھی یہ قتل کر دیتا ہوں۔ پھر جب میرا بیٹا ان کے پاس استرا لے کر پہنچا تو انہوں نے وہ لیتے ہوئے مزاحاً اس بچے کو کہا کہ تُو بڑا بہادر ہے۔ کیا تمہاری ماں کو میری غداری کا خوف نہیں آیا اور تمہارے ہاتھ میرے پاس استرا بھجوا دیا جبکہ تم لوگ میرے قتل کا اردہ بھی کر چکے ہو۔ حضرت ماویہ بیان کرتی ہیں کہ خبیب کی یہ باتیں مَیں سن رہی تھی۔ میں نے کہا اے خبیب! میں اللہ کی امان کی وجہ سے تم سے بے خوف رہی اور میں نے تمہارے معبود پر بھروسا کر کے اس بچے کے ہاتھ تمہارے پاس استرا بھجوایا۔ میں نے وہ اس لیے نہیں بھجوایا کہ تم اس سے میرے بیٹے کو قتل کر ڈالو۔ حضرت خبیب نے کہا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ اس کو قتل کروں۔ ہم اپنے دین میں غداری جائز نہیں سمجھتے۔ وہ بتاتی ہیں کہ پھر میں نے خبیب کو خبر دی کہ لوگ کل صبح تمہیں یہاں سے نکال کر قتل کرنے والے ہیں۔ پھر یہ ہوا کہ اگلے دن لوگ انہیں زنجیر میں جکڑے ہوئے تنعیم، مکے سے مدینے کی طرف تین میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے وہاں لے گئے اور خبیب کے قتل کا تماشا دیکھنے کے لیے بچے، عورتیں، غلام اور مکّے کے بہت سارے لوگ وہاں پہنچے اور اس روایت کے مطابق کوئی بھی مکے میں نہ رہا۔

جو انتقام چاہتے تھے، جو اپنے بڑوں کے قتل کا بدلہ لینا چاہتے تھے جو جنگ میں مارے گئے تھے وہ تو اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لیے اور جنہوں نے انتقام نہیں لینا تھا اور جو اسلام اور مسلمانوں کے مخالف تھے وہ مخالفت کا اظہار کرنے اور خوش ہونے کے لیے وہاں گئے تھے کہ دیکھیں کس طرح اس کو قتل کیا جاتا ہے۔ پھر جب حضرت خبیب کو مع زید بن دثنہ کے تنعیم لے کر پہنچ گئے تو مشرکین کے حکم سے ایک لمبی لکڑی کھودی گئی۔ پھر جب وہ لوگ خبیب کو اس لکڑی کے پاس لے کر پہنچے، وہاں کھڑی کی گئی تو خبیبؓ بولے کیا مجھے دو رکعت پڑھنے کی مہلت مل سکتی ہے؟ لوگ بولے کہ ہاں۔ حضرت خبیبؓ نے دو نفل اختصار کے ساتھ ادا کیے اور انہیں لمبا نہ کیا۔ یہ ان خاتون کی روایت ہے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء8 صفحہ 399 ''ماویۃ مولاۃ حجیر'' دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)(صحیح البخاری کتاب الجہاد باب ھل یستاسر الرجل؟ حدیث 3045)(اسد الغابہ جلد اول صفحہ 683 حاشیہ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

ابن سعد کے حوالے سے جو روایت ابھی بیان ہوئی ہے اس کے مطابق ماویہ جو تھیں حجیر بن ابواھاب کی آزاد کردہ لونڈی تھیں جن کے گھر میں حضرت خبیبؓ قید کیے گئے تھے۔

علامہ ابن عبدالبر کے مطابق حضرت خبیبؓ عقبہ کے گھر میں قید تھے اور عقبہ کی بیوی انہیں خوراک مہیا کرتی تھیں اور کھانے کے وقت وہ حضرت خبیب کو کھول دیا کرتی تھی۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جزء2 صفحہ 25،''خبیب بن عدی'' دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

علامہ ابن اثیر جزری لکھتے ہیں کہ حضرت خبیبؓ پہلے صحابی تھے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر صلیب دیے گئے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 1 صفحہ 683،خبیب بن عدی، دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

یعنی پہلے لکڑی کھڑی کی گئی، زمین پر گاڑی گئی اس پر ان کو باندھ کے پھر شہید کیا گیا۔

اس قتل کے واقعے کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ ''اس تماشے کو دیکھنے والوں میں ابوسفیان رئیس مکہ بھی تھا۔ وہ زیدؓ کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا کہ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ محمد تمہاری جگہ پر ہو اور تم اپنے گھر میں آرام سے بیٹھے ہو؟'' (صلی اللہ علیہ وسلم) ''زید نے بڑے غصے سے جواب دیا کہ ابو سفیان! تم کیا کہتے ہو؟ خدا کی قسم! میرے لیے مرنا اس سے بہتر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کو مدینے کی گلیوں میں ایک کانٹا بھی چبھ جائے۔ اس فدائیت سے ابوسفیان متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔'' یہ جو جواب تھا ایسا تھا کہ ابوسفیان اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا'' اور اس نے حیرت سے زید کی طرف دیکھا اور فوراً ہی پھر دبی زبان میں کہنے لگا کہ خدا گواہ ہے کہ جس طرح محمدؐ کے ساتھ محمدؐ کے ساتھی محبت کرتے ہیں میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی اور شخص کسی سے محبت کرتا ہو۔'' (دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 262 تا 263)

یہ تھا صحابہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و وفا کا تعلق اور جان قربان کر دینے کا معیار بھی۔ پھر اللہ تعالیٰ کا سلوک بھی ان سے کیا تھا وہ بھی ظاہر ہو گیا۔ ان کا اپنا معیار کیا تھا۔ جب یہ انہوں نے کہا کہ جب میں خدا تعالیٰ کی راہ میں مارا جا رہا ہوں تو جس پہلو میں بھی گروں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دائیں گرتا ہوں، بائیں گرتا ہوں، آگے گرتا ہوں، پیچھے گرتا ہوں۔ مَیں تو خدا تعالیٰ کی خاطر جان دے رہا ہوں۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 1 صفحہ 683،خبیب بن عدی، دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

ایک آرزو تھی جس کا انہوں نے قتل کیے جانے سے پہلے اظہار کیا اور وہ بھی یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کر لوں، دو نفل پڑھ لوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پہنچانے کی آرزو تھی، خواہش تھی تو وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی وہ بھی پہنچا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا یہ حال تھا کہ یہ بھی گوارہ نہیں ہوا کہ آپ کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھ جائے اور اس کے بدلے میں میری زندگی بچے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی ہلکی سی تکلیف کی بھی اہمیت تھی اور اپنی جان کی کوئی پروا نہیں تھی۔ تب ہی تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن اُبی بن سلول اگلے صحابی ہیں جن کا ذکر ہو گا۔ حضرت عبداللہ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو عوف سے تھا۔ یہ رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی بن سلول کے بیٹے تھے اور نہایت ہی مخلص اور جاں نثار اور فدائی صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ حضرت عبداللہؓ کی والدہ کا نام خولہ بنت منذر تھا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 468 ''الانصار و من معھم'' دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2001ء)

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء ثالث صفحہ 408 ''عبد اللہ بن عبد اللہ'' دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 1990ء)

حضرت عبداللہ کا نام جاہلیت کے زمانے میں حُباب تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کا نام بدل کر

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17)

اَے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے

پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

لَا یَتَّخِذِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡکٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (آل عمران:29)

مومن، مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ پکڑیں

طالبِ دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیو دمتانگ (سکم)

عبداللہ رکھ دیا اور فرمایا حُباب شیطان کا نام ہے۔ سلول عبداللہ بن اُبی رئیس المنافقین کی دادی کا نام تھا جس کا قبیلہ خزاعہ سے تعلق تھا۔ اُبی اپنی ماں کی نسبت سے مشہور تھا۔ اس لیے عبداللہ بن ابی بن سلول کہلاتا تھا۔ عبداللہ بن اُبی بن سلول ابو عامر راہب کی خالہ کا بیٹا تھا۔ ابو عامر ان لوگوں میں سے تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا لوگوں میں ذکر کیا کرتا تھا کہ ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے اور اس نبی پر ایمان لانے کا اظہار کرتا تھا اور آپؐ کے ظہور کا لوگوں سے وعدہ کیا کرتا تھا کہ ظہور ہونے والا ہے۔ ابو عامر نے جاہلیت میں ٹاٹ پہن لیا تھا، بڑے موٹے کپڑے پہنتا تھا اور رہبانیت اختیار کر لی تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کر دیا تو پھر بجائے اس کے کہ جو تلقین کیا کرتا تھا اس کے الٹ ہو گیا اور حسد میں مبتلا ہو گیا، حسد کرنے لگا اور اس نے بغاوت کی اور اپنے کفر پر قائم رہا۔ مشرکین کے ساتھ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لیے نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام فاسق رکھا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء ثالث صفحہ 408-409 ’’عبداللہ بن عبداللہ‘‘ دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 1990ء)

حضرت عبداللہ کی اولاد میں عبادہ، جلیحہ، خیثمہ اور خولی اور امامہ کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت عبداللہ اسلام لائے اور ان کا اسلام بہت اچھا تھا۔ یہ جلیل القدر صحابہ میں شامل تھے۔ حضرت عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم راہ غزوۂ بدر، احد اور دیگر تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ حضرت عبداللہ لکھنا پڑھنا بھی جانتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے حضرت عبداللہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت عبداللہ کو کاتبِ وحی ہونے کا بھی شرف حاصل تھا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 409 ’’عبد اللہ بن عبد اللہ‘‘ دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 1990ء) (سیر الصحابہ از سعید انصاری جلد 3 صفحہ 425 دارالاشاعت اردو بازار کراچی 2004ء)

ایک روایت میں آتا ہے کہ غزوۂ احد میں حضرت عبداللہ کا ناک کٹ گیا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سونے کا ناک لگوانے کا ارشاد فرمایا جبکہ ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ غزوہ احد کے موقعے پر حضرت عبداللہ کے دو دانت ٹوٹ گئے تھے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سونے کے دانت لگوانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ دانت والی روایت زیادہ مشہور ہے اور درست ہے۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جزء ثالث صفحہ 298 ’’عبداللہ بن عبداللہ بن ابیّ‘‘ دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2008ء)

اور یہی درست لگتی ہے۔ بعض دفعہ بعض بیان کرنے والے مبالغہ کر لیتے ہیں یا بعض دفعہ صحیح پیغام آگے نہیں سمجھ سکتے تو ناک کی بات تو نہیں دانتوں کی بات ہی صحیح لگتی ہے کہ دانت ٹوٹ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونے کے دانت لگوا لو اور وہی لگوایا کرتے تھے، اس زمانے میں بھی کراؤن (crown) چڑھایا کرتے تھے۔

غزوۂ احد میں ابوسفیان نے مسلمانوں کو چیلنج دیا تھا کہ اگلے سال ہم دوبارہ بدر کے میدان میں ملیں گے۔ اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے سیرت خاتم النّبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے مختلف تواریخ سے لے کے جو نتیجہ نکالا ہے وہ یہ ہے کہ:

غزوۂ احد کے بعد میدان سے لوٹتے ہوئے ابوسفیان نے مسلمانوں کو یہ چیلنج دیا تھا کہ آئندہ سال بدر کے مقام پر ہماری تمہاری جنگ ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیلنج کو قبول کرنے کا اعلان فرمایا تھا۔ اس لیے دوسرے سال یعنی 4 ہجری میں جب شوال کے مہینے کا آخر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ڈیڑھ ہزار صحابہ کی جمعیت کو ساتھ لے کر مدینے سے نکلے اور آپ نے اپنے پیچھے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول کو امیر مقرر فرمایا۔ حضرت عبداللہ کو مدینے کا امیر مقرر فرمایا جب آپ لشکر لے کر نکلے۔ دوسری طرف ابوسفیان بن حرب بھی دو ہزار قریش کے لشکر کے ساتھ مکے سے نکلا مگر باوجود احد کی فتح اور اتنی بڑی جمعیت کے ساتھ ہونے کے اس کا دل خائف تھا اور اسلام کی تباہی کے درپے ہونے کے باوجود وہ چاہتا تھا کہ جب تک بہت زیادہ جمعیت کا انتظام نہ ہو جائے وہ مسلمانوں کے سامنے نہ ہو۔ چنانچہ ابھی وہ مکہ میں ہی تھا کہ اس نے نعیم نامی ایک شخص کو جو ایک غیر جانب دار قبیلے سے تعلق رکھتا تھا مدینہ کی طرف روانہ کر دیا اور اسے تاکید کی کہ جس طرح بھی ہو مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر اور جھوٹ سچ باتیں بنا کر جنگ سے نکلنے سے باز رکھو۔ چنانچہ یہ شخص مدینہ میں آیا اور قریش کی تیاری اور طاقت اور ان کے جوش و خروش کے جھوٹے قصے سنا کر اس نے مدینہ میں ایک بے چینی کی حالت پیدا کر دی حتّٰی کہ بعض کم زور طبیعت لوگ اس غزوے میں شامل ہونے سے خائف ہونے لگے لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلنے کی تحریک فرمائی اور آپؐ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہم نے کفار کے چیلنج کو قبول کر کے اس موقع پر نکلنے کا وعدہ کیا ہے اس لیے ہم اس سے تخلّف نہیں کر سکتے، اس کے خلاف نہیں چلیں گے خواہ مجھے اکیلا جانا پڑے، تم لوگ ڈر رہے ہو، اکیلا بھی جانا پڑے تو میں جاؤں گا اور دشمن کے مقابل پر اکیلا سینہ سپر ہوں گا۔ لوگوں کا خوف یہ باتیں سن کر جاتا رہا اور وہ بڑے جوش اور اخلاص کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلنے کو تیار ہو گئے۔

بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ڈیڑھ ہزار صحابہ کے ساتھ مدینے سے روانہ ہوئے اور دوسری طرف ابوسفیان اپنے دو ہزار سپاہیوں کے ہمراہ مکّے سے نکلا لیکن خدائی تصرف کچھ ایسا ہوا کہ مسلمان تو بدر میں اپنے وعدے پر پہنچ گئے مگر قریش کا لشکر تھوڑی دور آگے جا کر پھر مکہ لوٹ گیا اور اس کا قصہ یوں ہوا، کس طرح وہ لوٹا کہ جب ابوسفیان کو نعیم کی ناکامی کا علم ہوا، مسلمانوں کو ڈرانے کے لیے جو آدمی بھیجا تھا جب یہ پتا لگ گیا کہ مسلمان تو نہیں ڈرے، وہ تو باہر آ گئے ہیں تو وہ دل میں خائف ہوا اور اپنے لشکر کو یہ تلقین کرتا ہوا راستے سے لوٹا کر واپس لے گیا کہ اس سال قحط بہت زیادہ ہے اور لوگوں کو تنگی ہے اس لیے اس وقت لڑنا ٹھیک نہیں ہے۔ جب کشائش ہوگی، حالات ٹھیک ہوں گے تو زیادہ تیاری کے ساتھ مدینے پر حملہ کریں گے۔

بہرحال اسلامی لشکر آٹھ دن تک بدر میں ٹھہرا اور چونکہ وہاں اس جگہ، اس میدان میں ماہ ذوقعدہ کے شروع میں ہر سال میلے لگا کرتا تھا تو ان دنوں میں بہت سے صحابیوں نے اس میلہ میں تجارت کر کے نفع کمایا۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں تک کہ انہوں نے اس آٹھ روزہ تجارت میں اپنے راس المال کو دوگنا کر لیا۔ جو ان کا اپنا سرمایا تھا اس تجارت کی وجہ سے وہ دوگنا ہو گیا جب میلے کا اختتام ہو گیا اور لشکر قریش نہ آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے کوچ کر کے مدینے واپس تشریف لے آئے اور قریش نے مکے میں واپس پہنچ کر دوبارہ مدینے پر حملے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ یہ جو غزوہ ہے یہ غزوہ بدر الموعد کہلاتا ہے جس کے لیے یہ لشکر نکلا تھا۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النّبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 529-530)

حضرت عبداللہ 12 ہجری میں حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جزء 3 صفحہ 72 ’’عبداللہ بن عبداللہ انصاری‘‘ دارالکتب العلمیۃ بیروت 2010ء)

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ کے والد عبداللہ بن اُبی بن سلول کے بارے میں ایک روایت ہے۔ یہ روایتیں بھی مَیں بعض اس لیے بیان کر دیتا ہوں تا کہ تاریخ کا بھی پتا لگتا رہے جو براہِ راست تعلق نہ بھی ہو۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر ڈالی ہوئی تھی اور آپؐ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ آپؐ حضرت سعد بن عبادہؓ کی عیادت کو جا رہے تھے جو بنو حارث بن خزرج کے محلے میں رہتے تھے۔ یہ واقعہ غزوۂ بدر سے پہلے کا ہے۔ حضرت اسامہؓ کہتے تھے کہ چلتے چلتے آپؐ ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبداللہ بن اُبی بن سلول تھا اور یہ اس وقت کا واقعہ ہے کہ عبداللہ بن اُبی ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا، جو منافقانہ اسلام لایا تھا وہ بھی ابھی نہیں تھا۔ اس مجلس میں کچھ مشرک بھی بیٹھے تھے اور کچھ یہودی بھی تھے، کچھ مسلمان بیٹھے ہوئے تھے۔ سب ملے جلے لوگ تھے۔ مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہؓ بھی تھے۔ جب اس جانور کی گرد مجلس پر پڑی تو عبداللہ بن اُبی نے اپنی چادر سے اپنی ناک ڈھانکی اور کہنے لگا غالباً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یہ کہا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کہنے کے بعد ٹھہرے اور جانور سے اترے۔ آپؐ نے انہیں اللہ کی طرف بلایا اور انہیں قرآن پڑھ کر سنایا۔ عبداللہ بن اُبی بن سلول نے کہا اے شخص! جو بات تم کہتے ہو اس سے اچھی کوئی اَور بات نہیں۔ ٹھیک ہے تم کہتے ہو یا یہ مطلب تھا کہ تمہارے نزدیک اس سے اچھی کوئی اَور بات نہیں یا کوئی اَور اچھی بات نہیں تم کہہ سکتے؟ کئی مطلب اس کے ہو سکتے ہیں۔ بہرحال ترجمہ کرنے میں کس طرح کیا گیا ہے یہ تو اصل حوالے سے پتا لگ سکتا ہے۔ بہرحال اس نے یہ کہا اگر یہ سچ ہے کہ تمہاری اس بات سے کوئی اچھی بات نہیں تو ہماری مجلس میں آ کر اس سے تکلیف نہ دیا کرو، اپنے ٹھکانے پر ہی واپس جاؤ اور پھر جو تمہارے پاس آئے اس سے بیان کیا کرو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے یہ سن کر کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! ہماری ان مجلسوں ہی میں آپؐ آ کر ہمیں پڑھ کر سنایا کریں۔ ہمیں تو یہ بات پسند ہے۔ اس پر مسلمان اور مشرک اور یہودی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے۔ قریب تھا کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ کرتے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا جوش دبایا، دباتے رہے اور سمجھاتے رہے۔ آخر وہ رک گئے۔ پھر اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر سوار ہو کر چلے گئے یہاں تک کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ اے سعد! کیا تم نے نہیں سنا جو ابو حُباب نے آج مجھے کہا ہے؟ آپؐ کی مراد عبداللہ بن اُبی سے تھی۔ آپؐ نے فرمایا اس نے مجھے یوں یوں کہا ہے، ساری بات بتائی۔ حضرت سعد بن عبادہؓ نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ اس کو معاف کر دیں اور اس سے درگزر کیجیے۔ اس ذات کی قسم ہے جس نے آپؐ پر کتاب نازل فرمائی ہے اللہ تعالیٰ اب وہ حق یہاں لے آیا ہے جس کو اس نے آپؐ پر نازل کیا ہے۔ اس بستی والوں نے تو یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس یعنی عبداللہ بن اُبی کو سرداری کا تاج پہنا کر عمامہ اس کے سر پر باندھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس حق کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عطا کیا ہے یہ منظور نہ کیا تو وہ حسد کی آگ میں جل گیا۔ اس لیے اس نے وہ کچھ کہا جو آپؐ نے دیکھا۔ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے درگزر کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ مشرکوں اور اہل کتاب سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

نے انہیں حکم دیا درگزر کیا کرتے تھے اور ان کی ایذا دہی پر، تکلیفوں پر صبر کیا کرتے تھے۔ اللہ عزّ وجلّ نے فرمایا ہے کہ

وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَمِنَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡۤا اَذًى كَثِيۡرًا

(آل عمران: 187) اور تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور ان سے جنہوں نے شرک کیا بہت تکلیف دہ باتیں سنو گے اور اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا کہ وَدَّ كَثِيۡرٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَوۡ يَرُدُّوۡنَكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ اِيۡمَانِكُمۡ كُفَّارًا ۖۚ حَسَدًا مِّنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِهِمۡ (البقرۃ: 110) اہلِ کتاب میں سے بہت سے ایسے ہیں جو چاہتے ہیں کہ کاش تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد ایک دفعہ پھر کفّار بنا دیں بوجہ اُس حسد کے جوان کے اپنے دلوں سے پیدا ہوتا ہے۔ پس تم اس وقت تک کہ اللہ اپنے حکم کو نازل فرمائے انہیں معاف کرو اور ان سے درگزر کرو اور اللہ یقیناً ہر ایک امر پر پورا پورا قادر ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عفو کو ہی مناسب سمجھتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو حکم دیا تھا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو اجازت دے دی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقام پر اُن کا مقابلہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس لڑائی میں کفار قریش کے بڑے بڑے سرگرم مار ڈالے تو عبداللہ بن اُبی بن سلول اور جو اس کے ساتھ مشرک اور بت پرست تھے کہنے لگے اب تو یہ سلسلہ شان دار ہو گیا ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر قائم رہنے کی بیعت کر لی اور مسلمان ہو گئے۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر باب **ولتسمعن من الذین**...... حدیث نمبر 4566)

اسلام بھی ان کا اسی طرح تھا کہ جب دیکھا کہ جنگِ بدر میں کامیاب ہو گئے ہیں تو خوف پیدا ہوا اور اسلام لے آئے۔

تو بہرحال یہ روایتیں جیسا کہ میں نے کہا ان کا براہِ راست تعلق نہیں بھی ہے تو بیان کرتا ہوں تاکہ اس حوالے سے تاریخ کا بھی پتا لگتا چلا جائے۔ پھر اس عبداللہ بن اُبی بن سلول کے کردار کی تفصیل حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بیان کی ہے۔

غزوہ احد کے موقعے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جمع کر کے ان سے قریش کے اس حملے کے متعلق مشورہ مانگا کہ آیا مدینے میں ہی ٹھہرا جاوے یا باہر نکل کر مقابلہ کیا جاوے۔ اس مشورے پر عبداللہ بن اُبی بن سلول بھی شریک تھا جو دراصل تو منافق تھا مگر بدر کے بعد بظاہر مسلمان ہو چکا تھا اور یہ پہلا موقع تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مشورے میں شرکت کی دعوت دی۔ مشورے سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے حملے اور ان کے خونی ارادوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ آج رات کو مَیں نے خواب میں ایک گائے دیکھی ہے نیز میں نے دیکھا کہ میری تلوار کا سر ٹوٹ گیا ہے اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ گائے ذبح کی جارہی ہے اور میں نے دیکھا کہ میں نے اپنا ہاتھ ایک مضبوط زرہ کے اندر ڈالا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک مینڈھا ہے جس کی پیٹھ پر میں سوار ہوں۔ صحابہ نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ نے اس خواب کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گائے کے ذبح ہونے سے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے صحابہ میں سے بعض کا شہید ہونا مراد ہے اور میری تلوار کے کنارے کے ٹوٹنے سے میرے عزیزوں میں سے کسی کی شہادت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے یا شاید خود مجھے اس مہم میں کوئی تکلیف پہنچے اور زرہ کے اندر ہاتھ ڈالنے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس حملے کے مقابلے کیلئے ہمارا مدینے کے اندر ٹھہرنا زیادہ مناسب ہے اور مینڈھے پر سوار ہونے والے خواب کی آپ نے یہ تاویل فرمائی کہ اس سے کفار کے لشکر کا سردار یعنی عَلَم بردار مراد ہے، جھنڈا اٹھانے والا جوان شاء اللہ مسلمانوں کے ہاتھ سے مارا جائے گا۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا کہ موجودہ صورت میں کیا کرنا چاہیے۔ بعض بڑے صحابہؓ نے حالات کے اونچ نیچ کی وجہ سے اور سوچ کر اور شاید کسی قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب سے متاثر ہو کر یہ رائے دی کہ مدینے میں ہی ٹھہر کر مقابلہ کرنا مناسب ہے۔ یہی رائے عبداللہ بن اُبی بن سلول جو رئیس المنافقین تھا اس نے بھی دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی رائے کو پسند فرمایا اور کہا کہ بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہم مدینے کے اندر رہ کر مقابلہ کریں لیکن اکثر صحابہ نے اور خصوصاً ان نوجوانوں نے جو بدر کی جنگ میں شامل نہیں ہوئے تھے اور اپنی شہادت سے خدمتِ دین کا موقع حاصل کرنا چاہتے تھے اور بڑے بے تاب ہو رہے تھے اس کے لیے بڑے اصرار کے ساتھ عرض کیا کہ شہر سے باہر نکل کر کھلے میدان میں مقابلہ کرنا چاہیے۔ ان لوگوں نے اس قدر اصرار کیا اور اپنی رائے کو پیش کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جوش کو دیکھ کر ان کی بات مان لی اور فیصلہ فرمایا کہ ہم کھلے میدان میں نکل کر کفار کا مقابلہ کریں گے اور پھر جمعہ کی نماز کے بعد آپؐ نے مسلمانوں میں عام تحریک فرمائی کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ کی غرض سے اس غزوے میں شامل ہو کر ثواب حاصل کریں۔

اس کے بعد آپؐ اندرون خانہ تشریف لے گئے، گھر چلے گئے جہاں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی مدد سے آپؐ نے عمامہ باندھا اور جنگی لباس پہنا اور پھر ہتھیار لگا کر اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے باہر تشریف لے آئے لیکن اتنے عرصے میں حضرت سعد بن معاذؓ رئیس قبیلۂ اوس اور دوسرے اکابر صحابہ کے سمجھانے سے نوجوان لوگوں کو اپنی غلطی محسوس ہونے لگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کے مقابلے میں اپنی رائے پر اصرار نہیں کرنا چاہیے اور اکثر ان میں سے پشیمانی کی طرف مائل تھے۔

جب ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہتھیار لگائے اور دہری زرہ اور خود وغیرہ پہنے ہوئے دیکھا کہ آپ تشریف لائے ہیں تو ان کو اور بھی زیادہ ندامت ہوئی اور زیادہ پریشان ہو گئے۔ اور انہوں نے قریباً ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم سے غلطی ہو گئی کہ ہم نے آپؐ کی رائے کے مقابلے میں اپنی رائے پر اصرار کیا۔ آپ جس طرح مناسب خیال فرماتے ہیں اسی طرح کارروائی فرمائیں۔ ان شاء اللہ اسی میں برکت ہو گی۔ آپؐ نے بڑے جوش سے فرمایا کہ خدا کے نبی کی شان سے بعید ہے کہ وہ ہتھیار لگا کر پھر اسے اتار دے قبل اس کے کہ خدا کوئی فیصلہ کرے۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا۔ یہ خدا کے نبی کی شان نہیں ہے کہ ہتھیار لگائے اور پھر انہیں اتار دے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہو۔ پس اب اللہ کا نام لے کر چلو اور اگر تم نے صبر سے کام لیا تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہارے ساتھ ہو گی۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکرِ اسلامی کے لیے تین جھنڈے تیار کروائے۔ قبیلہ اوس کا جھنڈا اُسید بن حضیر کے سپرد کیا گیا اور قبیلہ خزرج کا جھنڈا حباب بن منذر کے ہاتھ میں دیا گیا اور مہاجرین کا جھنڈا حضرت علیؓ کو دیا گیا اور پھر مدینے میں عبداللہ بن امِ مکتوم کو امام الصلوٰۃ مقرر کر کے آپ صحابہ کی بڑی جماعت کے ہم راہ نمازِ عصر کے بعد مدینے سے نکلے۔ قبیلہ اوس اور خزرج کے رؤساء سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ آپؐ کی سواری کے سامنے آہستہ آہستہ دوڑتے جاتے تھے اور باقی صحابہؓ آپؐ کے دائیں اور بائیں اور پیچھے چل رہے تھے۔ احد کا پہاڑ مدینے کے شمال کی طرف قریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس کے نصف میں پہنچ کر، آدھا سفر طے کر کے اس مقام پر جسے شیخین کہتے ہیں، یہ مدینے کے قریب ایک مقام کا نام ہے وہاں آپؐ نے قیام فرمایا اور لشکرِ اسلام کا جائزہ لیے جانے کا حکم دیا۔ کم عمر بچے جو جہاد کے شوق میں ساتھ آ گئے تھے وہ واپس کیے گئے چنانچہ عبداللہ بن عمر، اسامہ بن زید، ابوسعید خدری وغیرہ سب واپس کیے گئے۔ رافع بن خدیج انہیں بچوں کے ہم عمر تھے مگر تیر اندازی میں اچھی مہارت رکھتے تھے۔ ان کی اس خوبی کی وجہ سے ان کے والد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کی سفارش کی کہ ان کو شریکِ جہاد ہونے کی اجازت دی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ سپاہیوں کی طرح خوب تن کر کھڑے ہو گئے تاکہ چست اور لمبے نظر آئیں چنانچہ ان کا یہ داؤ چل گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی ساتھ چلنے کی اجازت دے دی۔ اس پر ایک اور بچہ سمرہ بن جندب جسے واپسی کا حکم مل چکا تھا اپنے باپ کے پاس گیا اور کہا کہ اگر رافع کو لیا گیا ہے تو مجھے بھی اجازت ملنی چاہیے کیونکہ میں رافع سے مضبوط ہوں اور کُشتی میں اسے گرا

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’احباب جماعت تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں اور یہی جماعت کے قیام کا مقصد ہے‘‘

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے عملی نمونوں سے اپنے ماحول کو اسلام کی خوبیوں کے بارے میں بتانا ہے

(اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ بلجیم 2018)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’آپ کی تمام فکریں دُنیا کی طرف نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی مقصد ہو اس سے دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا‘‘

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبیداللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقیقی کامیابی پانے کیلئے اور بامراد ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

لیتا ہوں۔ باپ کو بیٹے کے اس اخلاص پر بڑی خوشی ہوئی۔ اسے ساتھ لے کر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے بیٹے کی خواہش بیان کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا اچھا یہ بات ہے تو پھر رافع اور سمرہ کی کُشتی کروا دیتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ کون زیادہ مضبوط ہے۔ چنانچہ مقابلہ ہوا اور واقعہ میں سمرہ نے تھوڑی دیر میں ہی رافع کو اٹھا کر دے مارا، پچھاڑ دیا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمرہ کو بھی ساتھ چلنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور اس معصوم بچے کا دل خوش ہو گیا۔ اب چونکہ شام ہو چکی تھی اس لیے بلالؓ نے اذان کہی اور صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ پھر رات کے واسطے مسلمانوں نے یہیں ڈیرے ڈال دیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے پہرے کے لیے محمد بن مسلمہ کو منتظم مقرر فرمایا جنہوں نے پچاس صحابہ کی جماعت کے ساتھ رات بھر لشکرِ اسلامی کے ارد گرد چکر لگاتے ہوئے پہرہ دیا۔

دوسرے دن یعنی 15 رشوال 3 ہجری جو 31 رمارچ 624 عیسوی بنتی ہے ہفتے کے دن سحری کے وقت یہ اسلامی لشکر آگے بڑھا اور راستے میں نماز ادا کرتے ہوئے صبح ہوتے ہی احد کے دامن میں پہنچ گیا۔ اس موقعے پر عبداللہ بن اُبی بن سلول رئیس المنافقین نے غدّاری کی اور اپنے تین سو ساتھیوں کے ساتھ مسلمانوں کے لشکر سے ہٹ کر یہ کہتا ہوا مدینے کی طرف واپس لوٹ گیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات نہیں مانی اور ناتجربہ کار نوجوانوں کے کہنے میں آ کر باہر نکل آئے ہیں اس لیے میں ان کے ساتھ ہو کر نہیں لڑ سکتا۔ بعض لوگوں نے بطور خود اُسے سمجھایا کہ یہ غدّاری ٹھیک نہیں ہے مگر اس نے ایک نہیں سنی اور یہی کہتا گیا کہ یہ کوئی لڑائی ہوتی ہے۔ اگر لڑائی ہوتی تو میں شامل ہوتا مگر یہ لڑائی نہیں ہے بلکہ خود کو ہلاکت کے منہ میں ڈالنا ہے۔ اب مسلمانوں کی طاقت صرف سات سو لوگوں پر مشتمل تھی جو کفار کے تین ہزار سپاہیوں کے مقابلے میں چوتھائی حصے سے بھی کم تھی۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النّبیین صفحہ 484 تا 487) (معجم البلدان جلد 3 صفحہ 168 زیر لفظ ''شیخان'')

بہرحال جنگ ہوئی۔ اس کے حوالے سے کچھ اَور بھی حالات ہیں باقی ان شاء اللہ آئندہ خطبے میں بیان کروں گا۔

اس وقت اب میں ایک مرحوم کا ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں جن کا نمازوں کے بعد میں جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ وہ ہیں مکرم خواجہ رشید الدین قمر صاحب جو مولانا قمر الدین صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ 10 راکتوبر کو کچھ علالت کے بعد 86 رسال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

آپ قادیان میں 1933ء میں پیدا ہوئے تھے اور جیسا کہ میں نے کہا مولوی قمر الدین صاحب کے بیٹے تھے۔ مولوی قمر الدین صاحب کو حضرت مصلح موعودؓ نے مجلس خدام الاحمدیہ کا پہلا صدر مقرر فرمایا تھا۔ مرحوم حضرت میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور ہمارے محترم امیر صاحب یوکے جو ہیں ان کے ماموں تھے۔ حضرت میاں خیر دین سیکھوانیؓ اور آپؓ کے دو بھائیوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجامِ آتھم میں لکھا ہے کہ مَیں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں۔ وہ تینوں غریب بھائی بھی جو شاید تین آنے یا چار آنے روزانہ مزدوری کرتے ہیں لیکن سرگرمی سے ماہوار چندہ میں شریک ہیں۔ (ماخوذ از انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 313)

پھر ایک موقعے پر جب آپؑ نے چندے کی تحریک کی تو ان تینوں بھائیوں نے چندے دیے۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان صاحبوں کے چندے کا معاملہ نہایت عجیب اور قابلِ رشک ہے کہ وہ دنیا کے مال سے نہایت ہی کم حصہ رکھتے ہیں گویا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح جو کچھ گھروں میں تھا وہ سب لے آئے ہیں اور دین کو دنیا پر مقدم کیا جیسا کہ بیعت میں شرط تھی۔ (ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 167)

تو خواجہ صاحب ان کی نسل میں سے تھے۔ مرحوم نے پاکستان ہجرت کے بعد کچھ عرصہ پاکستان ایئر فورس میں کام کیا۔ 1958ء میں یوکے آ گئے اور یہاں 33 رسال تک برٹش ایئرویز میں ملازم رہے۔ آپ کو چونکہ خدمتِ سلسلہ کا بھی شوق تھا اس لیے آپ نے ملازمت کے دوران اپنی ڈیوٹی بھی رات کے وقت رکھی تاکہ دن کے وقت خدمتِ دین کر سکیں۔ تقریباً ساری عمر سلسلہ کی خدمت میں گزاری۔ جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ یوکے میں پہلے قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے طور پر سات سال تک خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ اس وقت باہر کی خدام الاحمدیہ بھی خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت اکٹھی ہوتی تھی تو یوکے کے پہلے قائد یہ تھے۔ اس کے ساتھ آپ کو نیشنل جنرل سیکرٹری اور پھر سیکرٹری مال پھر سیکرٹری رشتہ ناطہ، سیکرٹری امور عامہ، نائب افسر جلسہ گاہ خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔

خواجہ صاحب بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ خلافت سے بڑا عشق تھا۔ بزرگانِ دین، مربیانِ کرام اور جماعتی عہدیداران کا بہت احترام کرتے تھے۔ انتہائی نیک آدمی تھے، تہجد گزار تھے۔ نماز باجماعت کے پابند، چندہ جات اور صدقہ و خیرات کی ادائیگی میں باقاعدہ نہایت ملنسار، غریب پرور، بچوں سے انتہائی شفقت سے پیش آنے والے، بڑوں اور چھوٹوں کا احترام کرنے والے بڑے دعا گو بزرگ تھے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں اور ان کی ایک ہمشیرہ اور تین بھائی ہیں۔

آپ کے نواسے قاصد معین مربی سلسلہ ہیں جو آج کل ایم ٹی اے میں بھی اور الحکم میں بھی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ قاصد معین صاحب کہتے ہیں کہ ہم ہفتہ اور اتوار کے روز اپنے نانا کے گھر میں رہتے۔ ہر ہفتے ان کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملتا۔ میں اکثر بچپن میں ان کے کمرے میں سوتا اور سونے سے پہلے ہمیشہ دیکھا کہ نوافل پڑھ کر سوتے اور نوافل نہایت خوب صورتی اور تسلی اور سکون سے پڑھتے اور صبح باقاعدگی سے تہجد پر اٹھتے اور فجر کے لیے ہمیں بھی اٹھاتے۔ یہ لکھتے ہیں ان کو ہمیشہ بڑا نرم دل پایا۔ بڑا فرشتہ صفت تھے۔ کبھی ہمیں ڈانٹا نہیں تھا۔ کہتے ہیں ایک دفعہ مجھے ان کی ڈانٹ یاد ہے اور وہ اس طرح کہ مَیں نے خلافتِ رابعہ میں بچپن کی معصومیت کی وجہ سے ان سے پوچھ لیا کہ اگلے خلیفہ کون ہوں گے، اگلے خلیفہ کے بارے میں پوچھا۔ اس پر نانا جان نے مجھے بڑا ڈانٹا اور سمجھایا کہ ایسی باتیں نہیں کیا کرتے اور چھوٹی عمر میں ہی اس سبق سے مجھے خلافت کے مقام کا اندازہ ہوا۔

بہرحال خلافت سے ایک غیر معمولی وفا کا تعلق تھا۔ وہ باقاعدگی سے مجھے بھی خط لکھا کرتے تھے اور آخری بیماری کے دنوں میں بھی آئے، یہاں دورے سے پہلے ہی چند دن پہلے ملنے آئے۔ ان کو کینسر تشخیص ہوئی تھی اور بڑا تکلیف دہ علاج بھی ہے اور بیماری بھی لیکن بڑے صبر سے برداشت کیا اور بڑی ہمت سے ساری باتیں بتائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے اور ان کی اولاد اور ان کی نسل کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

تقویٰ میں ترقی کرو

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 435)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 1، صفحہ 263)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

''میرے پیارے دوستو! مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کیلئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کیلئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموالِ طیّبہ سے اپنی دینی مہمّات کیلئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مَقدَرَت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسولؐ سے اپنے اموال کو مقدّم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 516)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

خطبہ عید الضحٰی

ایک مومن کیلئے اعلیٰ چیز جس کیلئے اسے ہر قربانی کیلئے تیار رہنا چاہئے وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے

احمدیوں کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے کہ جہاں اپنے آپ کو تقویٰ پر چلائیں، اپنی نسلوں کو تقویٰ کے راستوں پر چلانے کیلئے کوشش اور دعا کریں وہاں دنیا کو بھی اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچانے کی کوشش کریں اور یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے

دلوں کا ذبح کرنا کیا ہے؟ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے اپنی خواہشات کو چھوڑنا، اپنے نفس کو مارنا ہے، ایمان کے اعلیٰ معیار حاصل کرنا ہے

اسلام نام ہے نفس کی قربانی کا، گناہوں سے بچنے کا، تقویٰ میں ترقی کرنے کا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت ہم پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ڈالتی ہے کہ اپنے آپ میں حقیقی تقویٰ پیدا کریں اور یہ بغیر قربانی کے نہیں ہوسکتا

**تمام دنیا کے مظلوم احمدیوں خصوصاً پاکستان اور الجزائر سے تعلق رکھنے والوں
اسیرانِ راہ مولیٰ کی رہائی، مالی قربانی کرنے والوں، مبلغین، معلمین، واقفین زندگی اور کارکنان کیلئے دعا کی تحریک**

قربانی کی حقیقی روح اور تقویٰ اختیار کرنے کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں پُرمعارف اور دلگداز خطبہ عید الضحٰی

خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 22؍اگست 2018ء بمطابق 22؍ظہور 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یو کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔
لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۔ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۔ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ۔ (الحج:38)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اسی طرح اس نے تمہارے لیے انہیں مسخر کر دیا ہے تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اس نے تمہیں ہدایت عطا کی اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔

آج عید الاضحیٰ ہے، وہ عید جسے قربانی کی عید بھی کہتے ہیں۔ آج کے دن مسلم دنیا میں بے شمار جانوروں کی قربانی دی جاتی ہے۔ حج کے موقع پر اتنی بڑی تعداد میں جانور ذبح کیے جاتے ہیں کہ سعودی حکومت کو دوسری کمپنیوں کو ٹھیکے دینے پڑتے ہیں اس کے باوجود انہیں سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ گو کہ غریب ممالک میں بھی یہ لوگ پھر قربانی کا گوشت بھجواتے ہیں۔ بہرحال یہ قربانی ایک ادنیٰ چیز کا اعلیٰ چیز کے لیے قربانی کا ایک ظاہری اظہار ہے۔ اور یہ احساس دلانے کے لیے کہ انسان ایک ادنیٰ چیز کو اپنے لیے قربان کر سکتا ہے۔ پس جب انسان ایک جانور کو اپنے لیے قربان کر سکتا ہے تو پھر انسان کو بھی سوچنا چاہیے کہ وہ اعلیٰ چیز کے لیے، اعلیٰ مقصد کے لیے اپنے آپ کو قربان کرے۔ یہ اقرار کرے کہ مَیں بھی اعلیٰ چیز کے لیے اپنے آپ کو قربان کرنے کے لیے تیار ہوں۔ اور ایک مومن کے لیے اعلیٰ چیز جس کے لیے اسے ہر قربانی کے لیے تیار رہنا چاہیے وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کے لیے ہر قربانی کے لیے پیش کرنا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو پورا کرنا ہے۔ جان، مال اور وقت کو پورا کرنے کے لیے بخوشی راضی اور تیار ہونا ہے۔ اور یہی تقویٰ ہے اور یہی وہ مقصد ہے جس کا احساس ہر سال تازہ کرنے کے لیے عید الاضحیٰ منائی جاتی ہے کہ اپنے اس قربانی کے مقصد کو بھول نہ جانا۔

عید الاضحیٰ میں قربانی اور عید کی خوشیاں صرف اس لیے نہیں کہ ہم گوشت کھائیں گے اور اپنے خاندانوں کے ساتھ عید کی خوشیاں منائیں گے بلکہ اس لیے ہے کہ ہم تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار ہیں اور یہی بات کھول کر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے کہ قربانی کی حکمت یہ نہیں کہ اس کا گوشت یا خون اللہ تعالیٰ کو پہنچتا ہے بلکہ اصل حکمت یہ ہے کہ یہ قربانی تمہیں ہر قربانی کے لیے تیار رہتے ہوئے تقویٰ میں ترقی کی طرف لے جائے اور ہر قربانی میں تم ترقی کرو۔ اور جب تقویٰ میں ترقی ہو گی تو یہی چیز پھر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ اس کے بندے اپنے نفس کی قربانی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کریں اور اس کی مخلوق کے بھی حق ادا کریں۔ آج کے دور میں پہلے سے بڑھ کر اس بات کے ادراک کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے نفس کی قربانی دے کر یہ دونوں قسم کے حقوق ادا کریں۔

جب ہم دنیا کے حالات پر نظر دوڑاتے ہیں تو بدقسمتی سے مسلمانوں میں سب سے زیادہ یہ صورتحال نظر آتی ہے کہ وہ تقویٰ سے دور ہیں۔ دوسرے سے قربانی لینے کا تو بڑھ چڑھ کر مطالبہ کرتے ہیں لیکن اپنے گریبان میں نہیں جھانکتے، اپنی حالتوں کو نہیں دیکھتے، اپنی حالتوں پر غور نہیں کرتے۔ بعض تو ظلم و بربریت کی ایسی مثالیں قائم کر رہے ہیں جس سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اب گذشتہ دنوں جس طرح یمن میں سکول میں بچوں کا قتل ہوا یا سکول بس پر بم گرا کر درجنوں بچے مار دیے گئے۔ بے رحمی اور بے دردی سے مسلمان مسلمان کا خون بہا رہا ہے یہ سب تقویٰ کی کمی ہے۔ حج پر جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کا اعلان بھی کرتے ہیں۔ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ کا ورد بھی کرتے ہیں، اعلان بھی کرتے ہیں۔ جانوروں کی قربانی بھی کرتے ہیں اور اسی طرح حج کے علاوہ بھی جیسا کہ میں نے کہا باقی دنیا میں رہنے والے بھی حسب توفیق قربانی کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے اس اعلان پر غور نہیں کرتے کہ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ کہ یاد رکھو کہ ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ پس اگر یہ حج اور قربانیاں اور یہ عید کی خوشیاں تقویٰ نہیں پیدا کر رہیں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی دو ٹکے کی بھی حیثیت نہیں، معمولی حیثیت بھی نہیں۔ جن بچوں کو گذشتہ دنوں ظالمانہ طور پر قتل کیا گیا ہے اور جیسا کہ میں نے کہا جو کلمہ گو مستقل کلمہ گو کو قتل کر رہا ہے کیا وہ اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں جو تقویٰ سے خالی دل ہے وہ اللہ تعالیٰ کا قرب بھی نہیں پا سکتا۔ اور جو ان قربانیوں کی روح کو سمجھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حکم کو سامنے رکھتے ہوئے بندوں کے حقوق ادا کرتے رہیں گے، خدا تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل کریں گے، اس کا حق ادا کریں گے وہ بڑے بڑے انعامات کے حاصل کرنے والے ہوں گے۔

آج ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر ہم اس فساد زدہ اور ظلم و بربریت میں ڈوبی ہوئی دنیا سے اپنے آپ کو علیحدہ کیے ہوئے ہیں، ہم ان میں شامل نہیں۔ مسلم ممالک میں بھی اور غیر مسلم ممالک میں بھی بہت بڑی تعداد ان ملکوں کی ان فسادوں میں مبتلا ہیں۔ اور وجہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے کو قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ دنیاوی خواہشات نفس پر غالب ہیں اور اپنے مقصد پیدائش کو بھول کر تقویٰ سے دور ہیں۔ پس ایسے میں ہماری، احمدیوں کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے کہ جہاں اپنے آپ کو تقویٰ پر چلائیں، اپنی نسلوں کو تقویٰ کے راستوں پر چلانے کے لیے کوشش اور دعا کریں وہاں دنیا کو بھی اللہ تعالیٰ

کی پکڑ سے بچانے کی کوشش کریں۔ اور یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ کام مسلسل قربانی اور کوشش چاہتا ہے اور اس کے لیے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے اسے ہر وقت سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ اپنی حالتوں کے مستقل جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے اس بارے میں کیا چاہتے ہیں اسے ہم سامنے رکھیں اور اس کی بار بار ذہن میں جگالی کرتے رہیں تبھی ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے بن سکیں گے۔ تبھی ہم تقویٰ پر چلنے والے بن سکیں گے ورنہ ہم بھی باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کا اعلان کرتے ہیں ان لوگوں میں شمار ہوں گے جو صرف ظاہری قربانیوں پر خوش ہو جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں کس طرح تقویٰ کے حصول کیلئے توجہ دلائی ہے اور کیا معیار ہیں جو ہم نے حاصل کرنے ہیں۔ اس بارے میں آپ کے چند اقتباسات میں نے لیے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ''دلوں کی پاکیزگی سچی قربانی ہے۔ گوشت اور خون سچی قربانی نہیں۔'' فرماتے ہیں کہ ''جس جگہ عام لوگ جانوروں کی قربانی کرتے ہیں خاص لوگ دلوں کو ذبح کرتے ہیں۔ مگر خدا نے یہ قربانیاں بھی بند نہیں کیں۔'' (یعنی ظاہری قربانیاں بند نہیں کیں) ''تا معلوم ہو کہ ان کی قربانیوں کا بھی انسان سے تعلق ہے۔''

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 482)

پس حقیقی قربانی دلوں کا ذبح کرنا ہے؟ اپنے نفس کو مارنا ہے۔ دلوں کا ذبح کرنا کیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اپنی خواہشات کو چھوڑنا، اپنے نفس کو مارنا ہے۔ ایمان کے اعلیٰ معیار حاصل کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاکبازی اور نیکی کی اصلی جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔'' (ہر پاکبازی اور نیکی کی اصل جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے) ''جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اسی قدر اعمال صالحہ میں کمزوری اور سستی پائی جاتی ہے۔ لیکن جب ایمان قوی ہو اور اللہ تعالیٰ کو اس کی تمام صفات کاملہ کے ساتھ یقین کر لیا جائے اسی قدر عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔'' فرماتے ہیں ''خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہو سکتا'' (جس کو اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اس سے گناہ سرزد نہیں ہوگا۔ جان بوجھ کر گناہ سرزد نہیں ہوگا) ''کیونکہ یہ ایمان اس کی نفسانی قوتوں اور گناہ کے اعضاء کو کاٹ دیتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 6 صفحہ 244)

اعضاء کے کٹنے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ عملی طور پر اپنے ہر اس عضو کو کاٹ دیتا ہے جس سے گناہ سرزد ہونے کا امکان ہو۔ نہیں، بلکہ اس کا تقویٰ کا معیار اور ایمان باللہ کا معیار ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں وہ اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کے احکام کے تابع کرنے کی کوشش کرتا ہے اور یہی دل کا ذبح کرنا ہے، یہی نفس کا مارنا ہے اور اسی بات کی ہم سے توقع کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ''ہماری جماعت کو...... ایمانِ کامل کی ضرورت ہے۔'' فرمایا ''پس ہماری جماعت کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان حاصل کریں۔'' (ملفوظات جلد 6 صفحہ 245)

انسان جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ پر غور کرے تو کانپ جاتا ہے کہ کیا تقویٰ کے یہ معیار اور ایمان کے یہ معیار ہم حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آج کل کی اس دنیا میں قدم قدم پر شیطان اپنی تمام تر دنیاوی دلچسپیوں اور محرکات اور بے حیائیوں کے سامان کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ اور اس تاک میں ہے کہ مومن پر حملہ کرے، بلکہ ایک کے بعد دوسرا حملہ کرتا چلا جا رہا ہے۔ ایسے میں ایمان کے ایسے معیار ہی انسان کو شیطان کے حملوں سے بچا سکتے ہیں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے۔ دنیا کی عارضی چیزوں کو قربان کر کے، دنیا کی وقتی اور عارضی خواہشات کو قربان کر کے ہی ہم اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکتے ہیں۔

پس آج ہمیں قربانی کی عید اپنے نفس کی اس قربانی کی طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہیے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نفس کی قربانی اور کامل معرفت جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلائے اور اسلام کی حقیقت کے تعلق کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ بیان فرماتے ہیں کہ

''خوف اور محبت اور قدر دانی کی جڑھ معرفت کاملہ ہے۔'' (یعنی اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی صحیح پہچان یہی معرفت کاملہ ہے) ''پس جس کو معرفت کاملہ دی گئی اس کو خوف اور محبت بھی کامل دی گئی۔'' (یعنی جس کو اللہ تعالیٰ کی کامل معرفت مل جائے وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور محبت کے اعلیٰ معیار حاصل کر لیتا ہے یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ تقویٰ کے معیار اس کے بلند ہو جاتے ہیں) فرمایا ''اور جس کو خوف اور محبت کامل دی گئی اس کو ہر ایک گناہ سے جو بے باکی سے پیدا ہوتا ہے نجات دی گئی۔'' (بعض گناہ انسان سے اپنی معمولی غلطیوں کی وجہ سے، لاعلمی کی وجہ سے یا بعض حالات کی وجہ سے سرزد ہو جاتے ہیں لیکن جب انسان ایسے گناہ جو انسان بے باک ہو کر کرتا چلا جائے اور جن کی پروا نہ کرے، آپؑ فرماتے ہیں کہ جس کو کامل محبت مل گئی ہر ایک گناہ جو بے باکی سے پیدا ہوتا ہے، جان بوجھ کر جو انسان گناہ کرتا ہے اس سے اس کو نجات مل جاتی ہے) فرمایا ''پس ہم اس نجات کے لیے نہ کسی خون کے محتاج ہیں اور نہ کسی صلیب کے حاجت مند اور نہ کسی کفارہ کی ہمیں ضرورت ہے بلکہ ہم صرف ایک قربانی کے محتاج ہیں جو اپنے نفس کی قربانی ہے جس کی ضرورت کو ہماری فطرت محسوس کر رہی ہے۔ ایسی قربانی کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے۔'' (پس اسلام نام ہے نفس کی قربانی کا، گناہوں سے بچنے کا، تقویٰ میں ترقی کرنے کا) فرمایا ''اسلام کے معنے ہیں ذبح ہونے کے لیے گردن آگے رکھ دینا۔ یعنی کامل رضا کے ساتھ اپنی روح کو خدا کے آستانہ پر رکھ دینا۔'' فرمایا کہ ''یہ پیارا نام تمام شریعت کی روح اور تمام احکام کی جان ہے۔ ذبح ہونے کے لیے اپنی دلی خوشی اور رضا سے گردن آگے رکھ دینا کامل محبت اور کامل عشق کو چاہتا ہے اور کامل محبت کامل معرفت کو چاہتی ہے۔ پس اسلام کا لفظ اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حقیقی قربانی کے لیے کامل معرفت اور کامل محبت کی ضرورت ہے نہ کسی اور چیز کی ضرورت۔ اسی کی طرف خدا تعالیٰ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے۔ لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ (الحج:38) یعنی تمہاری (قربانیوں) کے نہ تو گوشت میرے تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ خون بلکہ صرف یہ قربانی میرے تک پہنچتی ہے کہ تم مجھ سے ڈرو اور میرے لیے تقویٰ اختیار کرو۔'' (لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 151-152)

اسکی مزید وضاحت کہ اسلام کی روح کو کس طرح سمجھنا ہے اور تقویٰ کا معیار کیا ہونا چاہیے؟ آپؑ فرماتے ہیں کہ ''خدا تعالیٰ نے شریعت اسلام میں بہت سے ضروری احکام کیلئے نمونے قائم کیے ہیں۔ چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کیلئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے مگر تمہاری تقویٰ اس کو پہنچتی ہے۔ یعنی اس سے اتنا ڈرو'' (اللہ تعالیٰ سے) ''کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ۔ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔ جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے۔''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 99 حاشیہ)

پس یہ وہ معیار ہیں جو آپ ہم سے توقع رکھتے ہیں۔ اور یہ معیار اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب حقوق اللہ کی بھی پوری ادائیگی ہو، حقوق العباد کی ادائیگی ہو، تمام احکامات اپنی تمام تر صلاحیتوں اور طاقتوں کے ساتھ ادا کرنے والے ہوں اور پھر ان پر عمل کرنے والے ہوں۔ پس یہی وہ چیزیں ہیں جو تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے والی بناتی ہیں اور مومن کو کامل الایمان بناتی ہیں اور جس کے نتیجہ میں پھر خدا تعالیٰ ملتا ہے۔

عبادات کی ظاہری شکل کا روح اور روحانیت کے ساتھ کیسا تعلق ہونا چاہیے اور اس کا ہماری حالتوں پر کیا اثر پڑنا چاہیے۔ اس کو بیان فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ ''ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا۔ جوگی اور سنیاسی بھی اپنی جگہ بڑی بڑی ریاضتیں کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض اپنے ہاتھ تک سُکھا دیتے ہیں'' (کسی نے ہاتھ کھڑا کیا تو کئی کئی دن کھڑا رکھا یہاں تک کہ اس کی بلڈ سرکولیشن ختم ہو گئی۔ ہاتھ سوکھ گئے۔ اس حد تک وہ ریاضت کرتے ہیں) ''اور بڑی بڑی مشقتیں اٹھاتے اور اپنے آپ کو مشکلات اور مصائب میں ڈالتے ہیں۔ لیکن یہ تکالیف ان کو کوئی نور نہیں بخشتیں اور نہ کوئی سکینت اور اطمینان ان کو ملتا ہے۔'' (ایک ظاہری چیز ہے جو انہوں نے کر لی) ''بلکہ اندرونی حالت ان کی خراب ہوتی ہے۔ وہ بدنی ریاضت کرتے ہیں جس کو اندر سے کم تعلق ہوتا ہے۔'' (ظاہری طور پر بدن کی ریاضت تو ہو گئی۔ اپنے آپ کو مشقت میں ڈال لیا۔ اپنے ہاتھ بھی سُکھا لیے۔ اپنے بازو بھی سُکھا لیے۔ اپنے آپ کو تکلیف میں مبتلا کر لیا لیکن اس کا اندر سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ روح سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ روحانیت سے اس کا کوئی تعلق نہیں) فرمایا ''اور کوئی اثر ان کی روحانیت پر نہیں پڑتا'' (اس چیز کا) ''اسی لیے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ یعنی اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔'' فرمایا کہ ''حقیقت میں خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ مغز چاہتا ہے۔'' آپ فرماتے ہیں کہ ''اب سوال یہ ہوتا ہے کہ اگر گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے تو پھر قربانی کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اسی طرح نماز روزہ اگر روح کا ہے تو پھر ظاہر کی'' (جو حرکات ہم

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 ؍مئی 2019)

طالب دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو۔ پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 ؍مئی 2019)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

نماز میں کرتے ہیں۔ مختلف پوسچر (posture) ہوتے ہیں ان کی) ’’کیا ضرورت ہے؟‘‘ فرمایا کہ ’’اس کا جواب یہی ہے کہ یہ بالکل پکی بات ہے کہ جولوگ جسم سے خدمت لینا چھوڑ دیتے ہیں ان کو روح نہیں مانتی اور اس میں وہ نیازمندی اور عبودیت پیدا نہیں ہوسکتی جو اصل مقصد ہے۔‘‘ (جسم کی خدمت بھی روح کے ماننے کیلئے، روح کو اس طرف لانے کیلئے ضروری ہے) فرمایا ’’اور جوصرف جسم سے کام لیتے ہیں روح کو اس میں شریک نہیں کرتے وہ بھی خطرناک غلطی میں مبتلا ہیں اور یہ جوگی اسی قسم کے ہیں۔‘‘ (جوصرف ظاہری جسمانی ورزشیں کرتے ہیں یا مشکلات میں اپنے آپ کو مبتلا کرتے ہیں یا ریاضت کرتے ہیں) فرمایا کہ ’’روح اور جسم کا باہم خدا تعالیٰ نے ایک تعلق رکھا ہوا ہے اور جسم کا اثر روح پر پڑتا ہے......غرض جسمانی اور روحانی سلسلے دونوں برابر چلتے ہیں۔‘‘ (اب نماز میں ہم ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں، رکوع کرتے ہیں، ہاتھ چھوڑ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ پھر سجدے میں چلے جاتے ہیں یہ سب عمل جسم کی ظاہری عاجزی کا اظہار ہیں جس کے ساتھ روح میں بھی ویسی ہی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں جیسے انسان کے ظاہر میں نماز کی جو مختلف صورتیں ہیں وہ اس میں پیدا ہوتی ہیں) فرمایا کہ ’’روح میں جب عاجزی پیدا ہوتی ہے پھر جسم میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لیے جب روح میں واقع میں عاجزی اور نیازمندی ہو تو جسم میں اس کے آثار خودبخود ظاہر ہو جاتے ہیں۔‘‘ (سجدے کی حالت میں انسان کی اپنی ایک کیفیت ہوتی ہے۔ انتہائی تذلل کی حالت ہے تو دل پر بھی اس کا اثر ہو رہا ہوتا ہے) فرمایا کہ ’’جسم میں اس کے آثار خودبخود ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور ایسا ہی جسم پر ایک الگ اثر پڑتا ہے تو روح بھی اس سے متاثر ہو ہی جاتی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 420-421)

اور یہی نماز کی جو مختلف پوسچرز (postures) ہیں اس کی فلاسفی ہے۔ پھر تقویٰ کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے۔‘‘ (جس مقصد کے لیے میں آیا ہوں وہ مقصد یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی ہو رہا ہے۔ تقویٰ دنیا سے دور ہو رہا ہے۔ فرمایا کہ ’’تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے۔ تقویٰ ہونا چاہیے نہ یہ کہ تلوار اٹھاؤ۔ یہ حرام ہے۔ اگر تم تقویٰ کرنے والے ہو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہوگی۔ پس تقویٰ پیدا کرو۔ جو لوگ شراب پیتے ہیں یا جن کے مذہب کے شعائر میں شراب جزو اعظم ہے ان کو تقویٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا۔ وہ لوگ نیکی سے جنگ کر رہے ہیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسی خوش قسمت دے اور انہیں توفیق دے کہ وہ بدیوں سے جنگ کرنیوالے ہوں اور تقویٰ اور طہارت کے میدان میں ترقی کریں۔‘‘ فرمایا کہ ’’یہی بڑی کامیابی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی چیز مؤثر نہیں ہو سکتی۔‘‘ فرماتے ہیں ’’اس وقت کل دنیا کے مذاہب کو دیکھ لو کہ اصل غرض تقویٰ مفقود ہے اور دنیا کی وجاہتوں کو خدا بنایا گیا ہے۔ حقیقی خدا چھپ گیا ہے اور سچے خدا کی ہتک کی جاتی ہے مگر اب خدا چاہتا ہے کہ وہ آپ ہی مانا جاوے اور دنیا کو اس کی معرفت ہو۔ جو لوگ دنیا کو خدا سمجھتے ہیں وہ متوکل نہیں ہو سکتے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 357-358)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت ہم پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ڈالتی ہے کہ اپنے آپ میں حقیقی تقویٰ پیدا کریں اور یہ بغیر قربانی کے نہیں ہوسکتا۔

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ متقی کون ہے؟ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔ وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔‘‘ (بڑی عاجزی ان میں ہوتی ہے) فرمایا کہ ’’ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہیے جس سے ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔‘‘ فرمایا کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت ابراہیم علیہ السلام میں سے کسی نے وراثت سے تو عزت نہیں پائی۔ گو ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبداللہ مشرک نہ تھے لیکن اس نے نبوت تو نہیں دی۔‘‘ (کسی کو وراثت کی وجہ سے یہ مقام نہیں ملا اور خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ کے والد ماجد باوجود اس کے کہ مشرک نہیں تھے لیکن اس کی وجہ سے آپ کو نبوت نہیں ملی) ’’یہ تو فضل الٰہی تھا ان صِدقوں کے باعث جو ان کی فطرت میں تھے۔‘‘ (وہ سچائی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت میں تھی اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا) ’’یہی فضل کے محرِّک تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو ابوالانبیاء تھے انہوں نے اپنے صدق و تقویٰ سے ہی بیٹے کو قربان کرنے میں دریغ نہ کیا۔ خود آگ میں ڈالے گئے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھئے۔ آپؐ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب و تکالیف اٹھائے لیکن پروانہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ...... اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسولؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم درود و سلام بھیجو نبیؐ پر۔‘‘

فرماتے ہیں کہ ’’اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لیے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کیے۔ یعنی آپؐ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔‘‘ (اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ یعنی ایسے اعلیٰ اور کامل اعمال تھے جس کی کوئی حد مقرر نہیں کی جاسکتی یا جس کا ایک عام انسان احاطہ نہیں کرسکتا) فرمایا ’’اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔‘‘ فرمایا کہ ’’آپؐ کی روح میں وہ صدق و وفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لیے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔ آپؐ کی ہمت و صدق وہ تھا کہ اگر ہم اوپر یا نیچے نگاہ کریں تو اس کی نظیر نہیں ملتی۔‘‘ فرمایا کہ ’’خود حضرت مسیح کے وقت کو دیکھ لیا جاوے کہ ان کی ہمت یا روحانی صدق و وفا کا کہاں تک اثر ان کے پیروؤں پر ہوا۔ ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ ایک بدرَوِش کو درست کرنا کس قدر مشکل ہے۔ عادات راسخہ کا گنوانا کیسا محالات سے ہے۔‘‘ (یعنی جو پکی عادتیں ہو جائیں ان کو ختم کروانا کتنا مشکل کام ہے) ’’لیکن ہمارے مقدس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہزاروں انسانوں کو درست کیا جو حیوانوں سے بدتر تھے۔ بعض ماؤں اور بہنوں میں حیوانوں کی طرح فرق نہ کرتے تھے۔ یتیموں کا مال کھاتے۔ مُردوں کا مال کھاتے بعض ستارہ پرست، بعض دھریہ، بعض عناصر پرست تھے۔ جزیرہ عرب کیا تھا۔ ایک مجموعہ مذاہب اپنے اندر رکھتا تھا۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 37-38)

لیکن آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے جب بھیجا تو ان سب کی اصلاح کر دی۔ پس آپؐ ہی نے ہمارے سامنے اسوۂ حسنہ بھی قائم فرما دیا اور یہی وہ نمونہ ہے جو ایک مومن کو ایمان میں کامل ہونے کیلئے اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر ہمیں اپنی زندگی عاجزی اور انکساری سے بسر کرنے اور اپنے نفس کو پاک کرنے اور اپنے اعمال خالصۃً اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرنے اور حقیقی تقویٰ پیدا کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ اس طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’اہل تقویٰ کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے۔‘‘ (تقویٰ کیا ہے؟ غربت یہ نہیں کہ آدمی مالی لحاظ سے غریب ہو بلکہ غربت یہ ہے کہ امیر ہو کر بھی غربت اور مسکینی کی حالت ہو۔ اور غریبوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور عاجزی اور انکساری پیدا ہو) فرمایا کہ ’’یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لیے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی کبھی خود غضب عُجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔‘‘ (یعنی غصّہ جو ہے اس کی وجہ سے تکبر اور غرور پیدا ہو جاتا ہے) ’’کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔‘‘ (کسی کو حقیر اور کمتر سمجھیں) فرمایا کہ ’’خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔‘‘ (اگر یہ حقارت کسی کے اندر ہے تو پھر بیج کی طرح جس طرح بیج سے پودا نکلتا ہے اور بڑھتا ہے اور بڑا ہوتا جاتا ہے اس طرح یہ انسان کے اندر دل میں پنپتا رہتا ہے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاتا ہے۔ یعنی اس سے، تقویٰ سے دور ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے اور یہی ایک مومن کی ہلاکت ہے) فرمایا کہ ’’بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے......اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چِڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ۔ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔‘‘ (الحجرات:12) (یعنی ایک دوسرے کو برے ناموں سے یاد نہ کیا کرو۔ ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگنا بہت بری بات ہے۔ اور جو توبہ نہ کرے وہ ظالموں میں سے ہے) فرمایا کہ ’’تم ایک دوسرے کا چِڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فُسّاق اور فُجّار کا ہے جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہو گا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کیلئے
اپنی حالتوں کو سنوارنے کی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 رمئی 2019)

طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلاپالم (تامل ناڈو)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اللہ تعالیٰ خلافت اور
جماعت سے جڑنے والوں کی رہنمائی فرماتا ہے

(خطبہ جمعہ 24 رمئی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ۔ ’’(الحجرات:14) (ملفوظات جلد 1 صفحہ 36)

یعنی اللہ کے نزدیک معزز وہی ہے جو متقی ہے۔ یقیناً اللہ علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔ وہ دلوں کے تقویٰ کو بھی جانتا ہے اور قربانیوں کی نیت کو بھی جانتا ہے۔ اگر عمل صالح نہیں، حقوق کی ادائیگی نہیں، تکبر دلوں میں ہے تو پھر ایسے لوگوں کی پھر یہ قربانی قبول نہیں ہوتی۔ یہ بڑے خوف کا مقام ہے اور ہر وقت ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’ہماری جماعت کے لیے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی روبہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 10)

پس ہر برائی سے تقویٰ میں مبتلا ہوجائیں گے، اگر حقیقی طور پر تقویٰ پیدا ہوا ہے تو پھر تمام برائیوں سے اللہ تعالیٰ بھی نجات عطا کردے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی تقویٰ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری ظاہری قربانیاں بھی قبول ہوں اور ہمیں نفس کی اصلاح اور قربانی کی بھی اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ ہمارے دل ہر قسم کی ملونی سے پاک ہوں۔ ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تمام مشکلات اور آفات سے بھی نجات دے اور ہم سے راضی ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا ہی وہ کام ہے جو ہمیں عید کی حقیقی خوشیاں نصیب کرنے والی بن سکتی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم وہ مقام حاصل کرنے والے ہوں۔

☆☆خطبہ ثانیہ☆☆

اب ہم دعا کریں گے۔ دعا میں تمام دنیا کے مظلوم احمدیوں کو خاص طور پر یاد رکھیں جو اپنے دین کی حفاظت کیلئے قربانیاں دے رہے ہیں، اپنے دین کو بچانے کے لیے قربانیاں دے رہے ہیں۔ سب سے زیادہ پاکستان کے احمدیوں پر آئین اور قانون کی آڑ میں ظلم کیے جا رہے ہیں۔ اسی طرح الجزائر میں بھی احمدیوں پر بڑی سختیاں کی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان ظلموں کو اپنے خاص فضل سے دور فرمائے۔ اسیران کی رہائی کیلئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے مزید سختیوں سے انہیں بچائے۔ جن جن ملکوں میں احمدیوں کو آزادی سے رہنے میں رکاوٹیں ہیں اللہ تعالیٰ ان رکاوٹوں کو بھی دور فرمائے۔ پرانے احمدیوں اور نئے آنے والوں کو ثبات قدم عطا فرمائے اور ان کے ایمان وایقان کو بڑھاتا چلا جائے۔ مالی قربانی کرنے والوں کی قربانیوں کو بھی قبول فرمائے۔ مبلغین، معلمین جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کیلئے قربانیاں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت ڈالے اور اسے قبول فرمائے۔ تمام واقفین زندگی اور کارکنان کیلئے بھی دعا کریں کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے انہیں اللہ تعالیٰ کام کرنے کی توفیق دے اور ان کی خدمت کو قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے رحم کی نظر ہم پر ڈالتا رہے۔ اب دعا کرلیں۔

(دعا)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

حق کا ہمیشہ ساتھ دو

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 115)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

TAHIRA ENTERPRISE

Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)

Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)

Mob : 9830464271, 967455863

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13/ جون 2019 بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا کرامت احمد خان صاحب مرحوم (کمپاؤنڈر فضل عمر ہسپتال ربوہ، حال لندن)

11/ جون 2019ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری برکت علی خان صاحب سابق وکیل المال تحریک جدید کی بڑی بہو تھیں۔ نمازوں کی پابند، مہمان نواز، غریبوں کی ہمدرد، ملنسار ایک نیک اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ خلافت کے ساتھ انتہائی عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم عبد العزیز جمن بخش صاحب مرحوم (ہالینڈ)

26/ مئی 2019ء کو 80 سال کی عمر میں ہالینڈ میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت شیخ رحیم بخش صاحبؓ اور پڑدادا حضرت شیخ الٰہی بخش صاحبؓ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کا نکاح حضرت مصلح موعودؓ نے پڑھایا اور پھر آپ اپنے خاوند کے ہمراہ 8 جنوری 1958ء کو ڈچ گیانا روانہ ہوئیں۔ آپ کو لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ کام کرنے کا موقع ملا۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے 1/3 حصہ کی موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق (وکیل التصنیف ربوہ) کی بھانجی تھیں۔

(2) مکرمہ نثار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک بشیر احمد اعوان صاحب (ریٹائرڈ پنشنر وقف جدید، ربوہ)

30/ مارچ 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ ایک نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حاجی نذیر احمد صاحب (نذیر کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ) کی بھتیجی اور مکرم صفوان احمد ملک صاحب (کارکن شعبہ تبلیغ جرمنی) کی والدہ تھیں۔

(3) مکرم چوہدری یعقوب احمد سہگل صاحب (صدر جماعت چک 192 مراد، حاصل پور، ضلع بہاولپور)

14/ مئی 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ نے لمبا عرصہ جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی ملی۔ بڑے نڈر داعی الی اللہ تھے۔ خلافت سے عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ پنچایت میں فیصلہ کیا کرتے تھے اور غیر از جماعت بھی آپ کے انصاف کے معتقد تھے۔ واقفین زندگی کی بہت عزت کرتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، غریب پرور، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

جلسہ سالانہ کی اہمیت اور برکات

ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کردیوے اور اُن کے ہم و غم دُور فرماوے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنےٰ ادنےٰ حرجوں کی پروانہ کریں۔ خدا تعالےٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘

نیز فرماتے ہیں: ’’ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالےٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کردیوے اور اُن کے ہم و غم دُور فرماوے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341، 342، اشتہار 7/ دسمبر 1892)

بقیہ رپورٹ دورہ حضورانور از صفحہ نمبر 2

تاثرات کا اظہار کیے بغیر نہ رہ سکے۔

☆ایک مہمان Gert Van Den Berg جو کہ نن سپیٹ کے کونسلر ہیں، نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: بہت عرصہ پہلے میں یہاں آنے کو پسند بھی نہیں کرتا تھا۔ مگر اب ہمارے تعلقات بہت اچھے ہیں۔ میں نے خلیفہ کا نن سپیٹ آنے پر استقبال بھی کیا۔ میں خلیفہ کا خطاب سننے کیلئے پھر دوبارہ آنا چاہتا تھا۔ میں خلیفہ کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ سب میں ایک گہرا باہمی رشتہ محسوس ہوتا ہے۔ آپ لوگ معاشرہ کے لیے ایک فعال حصہ ہیں۔ اس لیے یہاں آنے کو دل کرتا ہے۔

☆شہر Rotter Dam سے آنے والے ایک مہمان Erik JAN KliJN صاحب نے کہا آپ کا جلسہ بڑا پُر امن تھا۔ مجھے خلیفہ کی سب سے اچھی بات یہ لگی کہ انہوں نے انسانی حقوق پر بات کی اور لوگوں کو امن اور سلامتی کی طرف بلایا۔

☆ROTTERDAM سے آنے والے ایک دوسرے مہمان Herman Mee Ter صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ پر آنے سے قبل میں گھبرایا ہوا تھا کہ اس جلسہ پر مسلمان اکٹھے ہو رہے ہیں پتہ نہیں کہ کیا ہوگا مگر یہاں آکر بڑی حیرت ہوئی کہ امن کی باتیں ہو رہی ہیں۔ مجھے خلیفہ کی سب سے اچھی بات یہ لگی کہ انہوں نے بڑی جرأت سے بات کی ہے۔ پوپ عمومی رنگ میں امن کی بات کرتا ہے مگر آپ کے خلیفہ نے برملا طاقت ور قوموں کو مخاطب کر کے بات کی ہے۔

☆ایک خاتون Christna نے بیان کیا کہ میں جماعت کو ایک عرصہ سے جانتی ہوں۔ اس جماعت کا مہمان نوازی کا ایک خاص خلق ہے۔ جماعت کا رہنما اچھا ہے اس لیے جماعت بھی اچھی ہے۔ مجھے حضور کا خطاب بہت اچھا لگا۔ خلیفہ وقت نے ہر بات بہت واضح اور کھل کر کی۔ خلیفہ نے جو باتیں بھی کیں وہ وقت کی ضرورت کے عین مطابق تھیں۔

☆ایمسٹرڈم سے آنے والے مہمان Siros Raja Jugde نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور کا پیغام بہت پُر امن ہے اور دلوں پر اثر کرنے والا ہے۔ جلسہ بہت منظم تھا۔ میں تمام انتظامات سے بہت حیران ہوا ہوں۔

☆ایک نومبائع دوست توفیق جاماوی صاحب جن کا تعلق مراکش سے ہے اور وہ بلجیم میں مقیم ہیں اور وہاں سے اس پروگرام میں شمولیت کے لیے آئے تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ ہم اس لیے یہاں آئے کہ حضور انور کو دیکھ سکیں اور حضور کی اقتداء میں نمازیں پڑھ سکیں۔ حضور انور کے خطاب کا ایک ایک لفظ ہمارے دل تک پہنچا ہے۔ حضور انور نے رسول کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ کو پیش کر کے دنیا کو اسلام کی اصل تصویر دکھائی ہے۔ حضور انور کے خطاب نے ہم میں ایک نئی جان ڈال دی ہے۔

☆بلجیم سے دو نومبائعین، ایک شیخ حسن صاحب جن کا تعلق مراکش سے ہے اور دوسرے بشیر بن کحلہ صاحب، ان کا تعلق الجزائر سے ہے، یہ دونوں جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ دونوں بعض فتنہ پردازوں کی وجہ سے آہستہ آہستہ جماعت سے دور ہو رہے تھے۔ انہوں نے جماعت کا واٹس ایپ گروپ بھی چھوڑ دیا تھا۔ حضور انور کے خطابات سننے کے بعد ان دونوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت سے اور خلافت سے دور ہو کر ہم سے بہت بڑی غلطی ہونے لگی تھی۔ ہم اس خیال کو ترک کرتے ہیں۔ اب انہوں نے کہا ہے کہ ہم دونوں کو دوبارہ جماعت کے واٹس ایپ گروپ میں ڈال دیا جائے۔

☆ایک ڈچ میاں بیوی Fatih اور Gisele آج کے اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ جلسہ میں سب لوگ بہت ہی خوش اخلاق تھے۔ آج ایک جنت نظیر ماحول تھا۔ خلیفہ کا خطاب بہت پُر اثر تھا۔ آپ کے مترجمین نے بھی ہمیں بہت متاثر کیا ہے، وہ بہت اچھا ساتھ ساتھ رواں ترجمہ کر لیتے ہیں۔

☆ نن سپیٹ شہر کے میئر Van der Weert نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: نن سپیٹ کے لوگوں کی طرف سے یہاں چند الفاظ کہنے کی دعوت ملی۔ گذشتہ سال بھی میں ایک پروگرام میں آیا تھا۔ اس دفعہ تو حضور تشریف لائے ہوئے ہیں، اس لحاظ سے یہ پروگرام بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ گذشتہ سال کی طرح اب بھی مجھے آپ کے پروگرام میں شامل ہو کر بہت اچھا لگ رہا ہے۔

حضور انور نے بہت اعلیٰ انگریزی زبان میں خطاب کیا، جو کہ میرے جیسوں کے لیے کچھ سمجھنا مشکل تھا۔ تاہم جو کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے یہاں مشاہدہ کیا ہے، وہ بیان سے باہر ہے۔ ایک بڑے ہال میں لوگ بڑی توجہ سے حضور کی باتیں سن رہے تھے۔

یہ میں نے اپنی تقریر میں بھی کہا تھا۔ آج کل کے حالات میں ہمیں زندگی کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی عیسائی ہے یا مسلمان، ضروری یہ ہے کہ ہم اپنی تخلیق کی وجہ تلاش کریں اور اسے سمجھیں۔ اور ایسے پروگرام میں شرکت کر کے آپ کو اس بات کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ بہت ہی قیمتی پیغام تھا۔

احمدیہ مسلم جماعت معاشرے میں ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ بطور میونسپلٹی ایڈمنسٹریٹر میرے یہاں احمدیوں سے اچھے روابط ہیں۔ ہم جب چاہیں ایک دوسرے سے مل سکتے ہیں اور اس کے بہت فوائد ہیں۔ جب بھی ضرورت ہو ہم ایک دوسرے کو بلا لیتے ہیں۔ آج جیسے پروگرام جہاں میونسپلٹی بھی انتظام میں شامل ہے، تو یہاں آپ لوگوں کے نمائندے اور ہمارے نمائندے مل بیٹھ کر پلان کرتے ہیں۔ بعض ثقافتی فرق ہیں، جو ہمیں اب وقت کے ساتھ سمجھ آگئی ہے اور اب ہم اس کے عادی ہیں۔ ہم ایک دوسرے کو بہتر سے بہتر جان رہے ہیں اور اسی کوشش میں ہیں۔

میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ مزید ایسے پروگرام کریں گے تا کہ انسانی زندگی کے بارے میں پیدا ہونے والے سوالات کے جواب مل سکیں۔

☆ بلجیم سے تعلق رکھنے والی ایک مہمان Annie Sels صاحبہ بھی اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ انہوں نے کہا: میں بلجیم سے یہاں حضور کی تقریر سننے آئی ہوں۔ آپ کو دیکھ کر اور سُن کر بہت طاقت ملتی ہے اور آپ روئے زمین پر سب سے زیادہ امن پسند شخصیت ہیں۔ آپ اتنے بڑے لیڈر ہیں لیکن پھر بھی بڑے آسان الفاظ میں عام لوگوں سے ان کی سمجھ کے مطابق بات کرتے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ دنیا کے دیگر رہنما بھی آپ سے سبق سیکھیں کیونکہ دنیا بہت انتہا پسند ہو رہی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کو نہ سمجھتے ہیں اور نہ ہی ایک دوسرے سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ لوگ صرف سوشل میڈیا سے سیکھے ہوئے نعرے لگاتے ہیں، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اس کے برعکس آپ جس طرح لوگوں کو سمجھاتے ہیں، یہ بہت ہی متاثر کن ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ آپ دنیا کے بہت سے لیڈرز کے لیے قابلِ تقلید نمونہ ہیں۔

حضور انور کی شخصیت بہت دھیمی ہے۔ کمال عاجزی ہے۔ آپ ایسے نہیں ہیں کہ اپنی آواز بلند کر کے سمجھائیں، بلکہ آپ کے بولنے کا انداز بہت ہی نرم اور دل ربا ہے۔ یہ بہت ہی ضروری ہے۔

☆ایک مہمان Dini Harkink صاحب بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرا تعلیمی بیک گراؤنڈ ہے اور چار سال قبل میں نے ایک ادارہ میں ڈچ زبان پڑھانا شروع کیا۔ یہاں میری ملاقات ایک پاکستانی فیملی سے ہوئی جو تقریباً ایک سال قبل ہی ہالینڈ آئی تھی۔ یہ زبان سیکھنے اس ادارہ میں آئے تھے۔ ان سے میل ملاپ بڑھا۔ انہیں میں نے ہر طرح سے تعاون کا یقین دلایا۔ ان کے بچے مجھے ملتے رہتے ہیں اور ہر ہفتہ کچھ وقت وہ میرے ساتھ ہی گزارتے ہیں۔ ان بچوں سے مجھے آپ کی جماعت کے بارے میں علم ہوا۔

مجھے یہاں آکر بہت اچھا محسوس ہو رہا ہے کیونکہ آپ کے خلیفہ بھی تمام افراد کے مابین امن اور ہم آہنگی کی بات کر رہے ہیں۔ میں خود عیسائی ہوں اور دیکھ سکتا ہوں کہ آپ کی جماعت صرف احمدیوں سے ہی نہیں بلکہ ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے سے اچھا برتاؤ کرتی ہے۔ خاص کر ایک مسلمان رہنما سے یہ باتیں سننا بہت اچھا تھا کیونکہ آج کل اسلام کے بارے میں غلط تصورات موجود ہیں۔

آپ جیسی جماعت جو کہ ہالینڈ کے معاشرے میں مدغم ہونے پر یقین رکھتی ہے، ایسی جماعت سے باہمی ہم آہنگی اور امن و پیار کے پیغام کی معاشرے کو بہت ضرورت ہے۔ آپ لوگ محبت پر یقین رکھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہم سب کو محبت پھیلانے کی ہی کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ اگر ہم محبت پھیلائیں گے تو یہ ہالینڈ اور دنیا کے لیے بہتر ہوگا۔ خلیفہ کے وجود میں جو امن اور سکون نظر آتا ہے، وہ بہت شاندار تھا۔ آپ نے دنیا میں پھیلی بدامنی کا ذکر کیا اور پھر امن کے قیام کی ضرورت پر زور دیا۔ ہم زمین پر ایک دوسرے سے مل کر رہتے ہیں۔ ہمیں ساتھ رہنا ہے، ساتھ مل کر کام کرنا ہے۔ مجھے اس تقریب میں مدعو کرنے کا بہت شکریہ۔ میری نیک خواہشات آپ کے ساتھ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہالینڈ آمد پر ''Ons Almere'' نے اپنی 25ستمبر بروز بدھ کی اشاعت میں لکھا: امن کا خلیفہ ہالینڈ تشریف لا رہا ہے۔

حضرت مرزا مسرور احمد 39ویں جلسہ سالانہ ہالینڈ میں شرکت کے لیے اور مسجد بیت العافیت کے افتتاح کے لیے ہالینڈ تشریف لائے ہیں۔ خلیفۃ المسیح پوری دنیا میں انسانی ہمدردی اور خدمت خلق کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ نیز پوری دنیا میں امن اور مذہبی رواداری کو فروغ دے رہے ہیں۔ خلیفہ وقت نے دنیا کے دیگر پارلیمنٹ کے علاوہ ڈچ پارلیمنٹ میں بھی خطاب کیا ہے۔ یکم اکتوبر کو وہ المیرے شہر میں مسجد بیت العافیت کا افتتاح کریں گے۔

......☆......☆......☆......

29ستمبر 2019ء (بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ نمازِ فجر کے وقت بہت تیز بارش ہو رہی تھی۔ حضور انور کی رہائش گاہ سے جلسہ گاہ تک کا فاصلہ ایک فرلانگ کے قریب ہے۔ سیکیورٹی سٹاف نے گاڑیاں تیار کی ہوئی تھیں لیکن حضور انور اس تیز بارش میں پیدل ہی تشریف لے گئے۔ چھتری نے صرف اُسی حد تک کام کیا جتنا اس کا دائرہ کار تھا۔ باقی بارش نے بھی اپنا کام دکھایا۔ راستہ میں بھی جگہ جگہ پانی کھڑا تھا۔ ہر قدم دیکھ کر رکھنا پڑتا تھا۔ پھر نماز کی ادائیگی کے بعد بھی بارش میں ہی واپسی ہوئی۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جماعت احمدیہ ہالینڈ کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی سٹیج پر تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ پر جوش نعروں سے گونج اُٹھی۔ احباب جماعت نے بڑے ولولہ کے ساتھ نعرے بلند کیے۔

جلسہ سالانہ ہالینڈ کی اختتامی تقریب

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ایمن فضل عودہ صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم سعید احمد جٹ صاحب مبلغ ہالینڈ نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم حماد احمد عباسی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

خوش الحانی سے پیش کیا۔ بعدازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے 14 طلباء کو اسناد اور میڈل عطا فرمائے۔ تعلیمی اسناد حاصل کرنے والے ان خوش نصیب طلباء کے نام درج ذیل ہیں:

ھشام رانا (Primary Education بورڈ کے امتحان میں 100 فیصد نمبر)
فراز ھارون چوہدری (پرائمری ایجوکیشن بورڈ کے امتحان میں 100 فیصد نمبر)
قمر جاوید سلیری ہالینڈ (ہائر سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کے امتحان میں 81 فیصد نمبر)
اسامہ احمد بن نور (ایف ایس سی پری میڈیکل Eindhoven)
زین باری ملک (بی ایس سی بائیو میڈیکل نیچرل سائنسز ایمسٹرڈم)
سعد احمد (بی ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ Zwolle ہالینڈ)
ظل الرحمٰن (بی ایس سی اکاؤنٹنسی Leiden ہالینڈ)
انس اقبال (ایم ایس سی پاکستان سٹڈیز ننسپیٹ)
مشہود چوہدری (ایم ایس سی Medicine Maastricht)
شرجیل احمد ملک (ایم ایس سی ICTin Business Leiden)
راحیل احمد چوہدری (ایم ایس سی، انٹرنیشنل مینجمنٹ اینڈ گلوبل بزنس جماعت Schiedam ہالینڈ)
فراز احمد (ایم ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ Arnhem ہالینڈ)
محمد احمد طارق (ایم ایس سی اکاؤنٹنسی Almere ہالینڈ)
طلحہ احمد (ایم ایس سی Mathematics ایمسٹرڈم ہالینڈ)

تعلیمی ایوارڈ کی اس تقریب کے بعد تین بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

اختتامی خطاب حضور انور

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الصّف کی آیت 9 کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعو د علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جب یہ دعویٰ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانے میں اسلام کے احیاء کیلئے بھیجے گئے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آپ ﷺ کے دین کو دنیا میں پھیلانے کا کام اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کیا ہے تو پھر ضروری تھا اور ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی تائیدات اور نصرت کے نظارے بھی دکھاتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ نظارے دکھائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے فیض کے طفیل متعدد بار اس بات کی تسلی بھی کروائی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس زمانے میں جب اسلام مخالف طاقتیں اسلام کو ختم کرنے کے درپے تھیں آپ نے اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہ فرمایا ہے کہ دشمن چاہے جتنا زور لگالیں اب اسلام کا پھیلنا پھولنا اور پھلنا اللہ نے مقدر کیا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا آنحضرت ﷺ سے یہ وعدہ آج بھی قائم ہے اور اپنی تمام تر شان وشوکت سے پورا ہونے والا ہے جس طرح آنحضرت ﷺ کے زمانے میں تھا۔ اور اب یہ ترقی جس مسیح ومہدی کے ذریعہ ہونی ہے وہ میں ہی ہوں اور اس کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے منہ کی لاف وگزاف سے بکتے ہیں کہ اس دین کو کبھی کامیابی نہیں ہوگی۔ یہ دین ہمارے ہاتھ سے تباہ ہو جائے گا لیکن خدا کبھی اس دین کو ضائع کرے گا اور نہیں چھوڑے گا جب تک اس کو پورا نہ کرے۔ پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ شریر کا فر اپنے منہ کی پھونکوں سے نور اللہ کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ اپنے نور کو کامل کرنے والا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام مخالف طاقتیں تو اپنے کام کر رہی تھیں لیکن جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ ہیں ان سے بھی یہی پتا لگتا ہے کہ ان لوگوں کی یہ بدقسمتی ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور پھر ان میں سے بہت سے عالم دین بھی کہتے ہیں۔ انہوں نے بجائے اس کے کہ کافروں کی اس کوشش پر جو اسلام کو مٹانے کیلئے کی جارہی تھی یا اب تک کی جارہی ہیں مسیح موعود کا ساتھ دیں آپ علیہ السلام کی مخالفت شروع کر دی اور کرتے چلے جارہے ہیں لیکن ان کی مخالفتین اب کچھ نہیں کرسکتیں جس طرح پہلے زمانے میں مخالفتیں کچھ نہیں کرسکیں یا پھر ایک ہزار سال کے اندھیرے زمانے کے بعد مخالفتیں اسلام کا کچھ نہیں بگاڑسکیں اور اسلام اللہ تعالیٰ کے فضل سے محفوظ رہا۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی اصلی حالت میں رہا۔ اس طرح اب بھی یہ قائم رہنا ہے اور جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے آپ کے زمانے میں اور آپ کے ذریعہ سے احیائے دین اور اسلام ہونا ہے۔ اب اسلام کی خوبصورت تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی دنیا پر ظاہر ہونی ہے اور ہو بھی رہی ہے۔ جس کام کو اللہ تعالیٰ مکمل کرنا چاہے اس میں روکیں ڈالنے کی یہ نام نہاد عالموں یا مخالفین کی کوششیں کامیاب نہیں ہوسکتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس جو سعید فطرت لوگ اس سرّ کو اس راز کو سمجھ رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے سلسلہ بیعت میں شامل ہوتے جارہے ہیں۔ پس اس زمانے میں یہ راہ جو خدا تعالیٰ تک لے جائے مسیح موعود کے ساتھ جڑنے سے ہی ملتی ہے۔ میں کچھ واقعات بیان کروں گا جس سے پتا چلے گا کہ آپ کی جماعت میں آنے کیلئے یا شامل ہو کر کس طرح اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی ہے اور کس طرح ایمانوں کو ترقی دینے کیلئے نشانات دکھائے ہیں، کس طرح مخالفین کے سر اللہ تعالیٰ نیچے کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی بات پوری نے کیلئے کہ یہ لوگ اس نور کو مٹانا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس کی تکمیل کرے گا اسے پورا کرے گا اور اس کو کوئی نہیں روک سکتا، کس طرح اللہ تعالیٰ اس بات کو پوری کرنے کیلئے لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے۔ اس بارے میں مالی کے ایک دوست محمد کونے صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے جماعت کے ریڈیو کو سنا اور لوگ جو جماعت کے خلاف بولتے ہیں ان کی بھی باتیں سنیں۔ اسکے بعد انہوں نے دعا کرنی شروع کردی کہ اللہ تعالیٰ انہیں سیدھی راہ دکھائے اور اس کے بعد انہوں نے خواب میں ایک بزرگ دیکھے جو کہہ رہے تھے کہ ہر بندہ احمدیت میں آئے گا خواہ ابھی آئے یا بعد میں۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کرلی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے فعال رکن ہیں۔

پھر تنزانیہ کے ایک معلم بیان کرتے ہیں کہ ایک خاندان میں ایک نیک فطرت خاتون سفیرا صاحبہ ہیں، ان کے والد بچپن میں فوت ہوگئے تھے۔ ان کی والدہ نے دوسری شادی کر لی اور ان کے سوتیلے والد شراب بنا کر بیچتے تھے اور یہ ان کی مدد بھی کیا کرتی تھیں۔ ان کا شراب کی دوکان میں مقررہ حصہ بھی تھا۔ ایک دن وہ جماعت کے ایک بک سٹال کے سامنے سے گزریں تو انہوں نے جماعتی کتب دیکھ کر کچھ سوالات کئے اور جماعت احمدیہ کے بارے میں پوچھا۔ جوابات ملنے پر انہوں نے کہا کہ اگر اسلام یہ ہے تو میں تو بہت بھٹکی ہوئی ہوں۔ مَیں اسلام احمدیت میں داخل ہونا چاہتی ہوں۔ انہیں بیعت فارم دیا گیا تا کہ گھر جا کر اس پر غور کریں۔ بیعت فارم پڑھنے کے بعد اگلے دن ہی شراب بنانے کا سارا سامان انہوں نے اپنے والدین کے حوالے کر دیا اور کہا کہ اب اس کام سے میرا کچھ لینا دینا نہیں ہے اور یہ سب کچھ آپ لے لیں۔ میں اصل اسلام میں داخل ہونا چاہتی ہوں اور اس طرح انہوں نے بیعت فارم پُر کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی اور دوسرے ذرائع سے انہوں نے اپنا گزارا کرنا شروع کیا۔

سینگال سے مبلغ لکھتے ہیں کہ ٹبکوری ایک گاؤں ہے۔ وہاں کی ایک خاتون میمونہ نے جب ریڈیو سے احمدیت کا پیغام سُنا تو بڑی مشکل سے مشن ہاؤس کا پتا کر کے مشن پہنچیں اور کہا کہ میں احمدیت میں داخل ہونا چاہتی ہوں۔ میرا خاوند اس بات سے خوش نہیں ہے اور نہ وہ احمدیت میں داخل ہونا چاہتا ہے مگر میں نے احمدیت کو ہی حقیقی اسلام پایا ہے اور میں اپنی ساری اولاد کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوتی ہوں اور ساتھ ہی ہر ماہ اپنا اور اپنے بچوں کا چندہ دینے کا وعدہ کیا اور جماعت میں شامل ہونے کے دن سے ہر ماہ خود ہی اپنا اور اپنے بچوں کا بھی چندہ دیتی ہیں اور جوان کی معاشی حالت ہے اس سے بہت بڑھ کر دیتی ہیں۔

بینن بوہیکو ریجن کے لوکل مشنری کہتے ہیں کہ ایک روز ریڈیو تبلیغ کے بعد ایک صاحب آجافوں آگستین صاحب کا فون آیا اور کہنے لگے کہ میں ایک عرصہ سے جماعت کی تبلیغ سن رہا ہوں اور میں ملنے کا خواہش مند ہوں۔ چنانچہ خاکسار ان کے گھر چلا گیا۔ انہوں نے بعض سوالات لکھ رکھے تھے جن کے تسلی بخش جوابات ان کو دیئے گئے تو انہوں نے اسی وقت بیعت کرلی اور جماعت میں داخل ہوگئے۔ کہتے ہیں کچھ روز کے بعد میں کچھ کتب بھی اپنے ہمراہ ان کیلئے لے گیا اور یہ کتب پڑھنے کے بعد مجھے دوبارہ ملے اور کہنے لگے کہ جماعت کی سچائی مجھ پر روز روشن کی طرح مجھ پر واضح ہوچکی ہے اور میں نے اپنی دلی خواہش سے یہ وصیت کی ہے کہ میرے گھر کے سامنے والی زمین جماعت کیلئے وقف ہے اور جماعت جیسے چاہے اس زمین کا استعمال کرے اور بیعت کے بعد انہوں نے اخلاص وفا میں بڑی ترقی کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر ہمارے مبلغ کہتے ہیں احمد آباد انڈیا میں وہاں بک فیئر کے موقع پر ایک صاحب محمد سعید صاحب ہمارے سٹال پر آئے۔ ان سے تبادلہ خیال ہوا جماعتی عقائد کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ گفتگو سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ احمدیت کے بارہ میں کافی علم رکھتے ہیں۔ پوچھنے پر انہوں نے بتا کہ کسی فرد کی طرف سے احمدیت کا پیغام ان کو نہیں ملا لیکن mta سے لمبے عرصے سے ان کا تعارف تھا اور mta پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے جو سوال وجواب کی مجالس تھیں ان کو سن سن کے ان کی پوری تسلی ہوگئی تھی اور کہتے ہیں کہ میں جماعت احمدیہ کو سچا تسلیم کرتا ہوں اور میرے دل میں یہ تڑپ تھی کہ کبھی کوئی احمدی ملے تو اس سے مل کے جماعت میں شامل ہوجاؤں اور بیعت کر کے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئی کو ماننے والا بن جاؤں لہٰذا اس بک فیئر کے موقع پر ملاقات ہوگئی ہے اور پھر انہوں نے مشن ہاؤس آکر بیعت کرلی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص سے اس پر قائم ہیں۔

انڈونیشیا سے مبلغ محمد احمد صاحب لکھتے ہیں کہ سات مہینے کے عرصے میں میری جماعت میں نئی بیعت کوئی نہیں ہوئی تھی۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ اس مبارک مہینے میں مَیں نے بہت دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی راستہ دکھادے جس کے ذریعہ سے یہاں پر نئی بیعت ہوجائے۔ کہتے ہیں ایک دن مجھے یاد آیا کہ چار مہینے پہلے کسی مبلغ نے مجھے ایک غیر احمدی دوست کا فون نمبر دیا تھا اور بتایا تھا کہ وہ جماعت کے بارے میں کچھ معلومات لینا چاہتا ہے ان کا گھر میری جماعت سے قریب ہی تھا۔ کہتے ہیں میں نے وٹس ایپ کے ذریعہ سے ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ چند دنوں کے بعد ان کی طرف سے پیغام آیا اور وٹس ایپ پر گفتگو کا سلسلہ جاری ہوگیا۔ گفتگو کے آخر پر انہوں نے مشن ہاؤس کا پتا دریافت کیا اور چند روز کے

بعد وہ مشن ہاؤس آئے اور بیعت کی اہمیت اور امام الزمان پر ایمان لانے کی ضرورت اور مالی قربانی وغیرہ کے بارے میں طویل گفتگو ہوئی۔ ان پر احمدیت کی صداقت واضح ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اس سال جون میں بیعت کر لی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر مبلغ انچارج بیلیز لکھتے ہیں کہ ایک خاتون خدیجہ صاحبہ نے بیلیز میں سب سے پہلے بیعت کی تھی اور ان کے ذریعہ سے بہت سے لوگوں کو احمدیت کا تعارف ہوا اور کئی لوگ جماعت میں داخل بھی ہوئے۔ آجکل وہ لجنہ کی سیکرٹری تبلیغ کے طور پر خدمت انجام دے رہی ہیں۔ ان کی عادت ہے کہ جہاں بھی جاتی ہیں لوگوں کو اسلام کے بارے میں بتاتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ جنوری 2019ء میں جلسہ بیلیز سے چند دن پہلے کا واقعہ ہے کہ وہ گاڑی ڈرائیو کر کے کسی ممبر کو پک کرنے جارہی تھیں کہ ان کا غلطی سے کسی دوسری گاڑی سے ایکسیڈنٹ ہو گیا اور کسی گھر کے سامنے وہ گاڑی پارک ہوئی تھی جس کو ان کی گاڑی جا کر لگ گئی۔ گاڑی کی مالکہ کارلہ صاحبہ باہر آئیں تو خدیجہ صاحبہ نے کارلہ صاحبہ سے بہت معذرت کی اور کہا کہ بہتر ہے کہ ہم پولیس کو اطلاع کر دیں۔ انہوں نے کارلہ صاحبہ کو جماعت کا تعارف بھی کروایا۔ جلسہ بیلیز بھی ہونے والا تھا۔ اس دوران میں انہوں نے جلسہ پر آنے کی دعوت بھی دی۔ چند دن بعد کارلہ صاحبہ جلسے پر آئیں اور جلسہ کے بعد بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گئیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ جماعت میں کیوں شامل ہوئی ہیں تو انہوں نے بتایا کہ میں کچھ عرصے سے آپ لوگوں کے بارے میں میڈیا پر سن رہی تھی اور خواہش رکھتی تھی کہ میں بھی تمہارے ساتھ مل جاؤں لیکن میں کسی احمدی کو جانتی نہیں تھی لیکن اس دن جب ایکسیڈنٹ ہوا تو ایسا لگا کہ خدا تعالیٰ تم لوگوں کو خود میرے پاس لے آیا ہے۔ جلسے میں شامل ہو کر مجھے مزید تسلی ہو گئی کہ یہ مذہب میرے لئے ہے اور میں نے بیعت کر لی۔ اس طرح خود اللہ تعالیٰ دروازے کھولتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے ہمیں یہاں کیانگ سینٹرل ڈسٹرکٹ کے یوروجولا گاؤں میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد سے گاؤں میں ملا آرہے ہیں اور احمدیوں کو دھمکیاں دے رہے ہیں کہ وہ احمدیت چھوڑ دیں اور اس مسجد سے الگ ہو جائیں کیونکہ احمدی غیر مسلم ہیں اور اگر ان میں سے کوئی فوت ہو گیا تو اسے دفنانے نہیں دیا جائے گا۔ ایک ناخواندہ اَن پڑھ احمدی خاتون نے ملاؤں سے پوچھا کہ کیا احمدی اس مسجد میں اپنی نمازوں میں قرآن مجید کی سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتے؟ اگر کوئی فرق نہیں ہے تو پھر ہم کیوں احمدیت کو چھوڑیں اور کیوں احمدیوں کی مسجد کو چھوڑیں۔ ہم احمدی ہیں اور احمدی رہیں گے جو تم نے کرنا ہے کر لو اور اس طرح ان کو دوڑا دیا۔

امیر صاحب کانگو بیان کرتے ہیں کہ اس سال Bagata شہر میں جماعتی سینٹر قائم کیا گیا۔ جماعت کی تنظیم اور تعلیمات کو دیکھتے ہوئے اکثر مسلمانوں نے احمدیت قبول کر لی جس کی وجہ سے وہاں جماعت کی شدید مخالفت شروع ہو گئی اور ہمارے معلمین کو دھمکیاں دی جاتی رہیں۔ نیز حکومتی اداروں میں بھی جھوٹی رپورٹس کی گئیں۔ نومبائعین کو احمدیت ترک کرنے کا کہا جارہا ہے۔ اللہ کے فضل سے اس مخالفت کے باوجود سب ثابت قدم ہیں اور وہ ان مخالفین کو جواب دیتے ہیں کہ ہم سالہا سال سے مسلمان تھے، تم لوگ کبھی ہمارے پاس نہیں آئے۔ آج جب جماعت احمدیہ ہمیں حقیقی اسلام سکھا رہی ہے تو تم نے مخالفت شروع کر دی ہے۔ اب تو ہم احمدی مسلمان ہیں اور انشاء اللہ اس پر قائم رہیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بینن میں پاراکو سے مبلغ لکھتے ہیں کہ ان کے ریجن کے رحمان صاحب کہتے ہیں کہ میں نے جب احمدیت قبول کی تو میں بہت غریب تھا۔ صرف دو وقت کی روٹی نصیب ہوتی تھی۔ مولویوں نے بہت مخالفت کی مگر میں اپنے خاندان کے ساتھ احمدیت پر قائم رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی وجہ سے ایسی چندے کی عادت پڑی خواہ تھوڑا خواہ زیادہ ہر ماہ باقاعدگی سے چندہ دیتا ہوں۔ اب میرے کھیت پہلے سے زیادہ پیداوار دیتے ہیں اور اب میرے پاس موٹر سائیکل بھی ہے اور گھر بھی پختہ ہے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ احمدیت کی برکات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل فرمائے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر مخالفین کی جو مخالفتیں ہیں ان کے ذریعہ سے بیعتیں تو ہر جگہ ہی نظر آتی ہیں۔ ایک دو اور واقعات ہیں۔ مالی کے ریجن کولیکورو کے ایک گاؤں میں عبدالسلام صاحب بتاتے ہیں کہ پہلی دفعہ ان کو جماعت کا تعارف ریڈیو سے ہوا۔ تب وہ کسی احمدی کے گھر میں تھے۔ پھر انہوں نے اپنا ذاتی ریڈیو خریدا اور اس دن سے لے کر آج تک انہوں نے کبھی جماعت کے ریڈیو کے علاوہ کوئی ریڈیو نہیں سنا اور کہا کہ ریڈیو کے تمام پروگرام نہایت انہماک سے سنتے ہیں اور اپنے گھر والوں کو سناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے گاؤں میں جماعت کافی مضبوط ہو چکی ہے۔ گزشتہ سال گاؤں کے امام نے دوسرے مولویوں کے کہنے پر مخالفت شروع کر دی اور احمدیوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا۔ اس پر ساتھ ہی گاؤں کے ایک احمدی نے جن کا اس قصبے میں پلاٹ تھا فوری طور پر جماعت کے نام یہ پلاٹ کر دیا۔ اس پر جماعت نے اپنی مدد آپ کے تحت چار دیواری تعمیر کی اور اس کے کھلے صحن میں نمازیں ادا کرنی شروع کر دی۔ اس مخالفت کے بعد گاؤں کے چیف اور علاقے کے میئر اور ان کے نائبین اور چند فیملیز کے 210 افراد نے احمدیت قبول کر لی۔ مولوی تو وہاں مخالفت کرنے کیلئے آئے تھے لیکن اللہ کا فضل ایسا ہوا کہ علاقے کے چیف اور میئر نے بھی احمدیت قبول کر لی اور وہاں اس سال جماعت اپنی مسجد تعمیر کر رہی ہے اور جو مخالفت کرنے والے تھے اس مولوی کے پیچھے ان میں سے بھی اکثریت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں داخل ہو چکی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر لائبیریا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ تبلیغی دورے کے دوران کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی کے ایک گاؤں Makandor پہنچے اور تبلیغی پروگرام منعقد کیا جس میں ان کو جماعت احمدیہ کا تعارف، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف اور بعثت کی غرض بتائی گئی اور سب سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ پروگرام کے اختتام پر گاؤں کے امام فواد کمارا صاحب نے بتایا کہ کچھ عرصہ قبل یہاں شیعہ فرقہ کے لوگ آئے تھے جنہوں نے احمدیوں کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کیا کہ یہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کو شہید کیا تھا۔ گاؤں کے رہنے والے کیونکہ اَن پڑھ ہوتے ہیں تو اس طرح مولوی بیچاروں کو غلط طریقے سے ورغلاتے ہیں کہ احمدیوں نے نعوذ باللہ امام حسن اور امام حسین کو شہید کیا تھا اور ہمیں احمدیوں کے خلاف کیا ہے اور احمدیوں سے بدگمان کر دیا تھا۔ لیکن آج آپ لوگوں نے جماعت احمدیہ کا جو تعارف پیش کیا ہے اسے سن کر ہم افسوس کرتے ہیں کہ ہم نے ان کی بات سنی اور خود کو جماعت سے دُور رکھا۔ لیکن آج ہم جماعت احمدیہ سے وابستگی کا اعلان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے گاؤں کے تمام افراد، 195 افراد تھے ان سب نے بیعت کی اور جماعت میں شامل ہو گئے۔ تو یہ مولویوں کے پراپیگنڈے کا بھی اثر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے جو مکر ہیں کس طرح توڑتا ہے، انہیں کے مکر ان پر الٹا دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اس نور کو پھیلا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہم علی وجہ البصیر اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ ہے اور اس نور کو پھیلانے کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لیا ہے اور وہ پھیلا رہا ہے چاہے مخالفین جتنی بھی کوشش کر لیں۔ اب کوئی نہیں جو اس ترقی کو روک سکے۔ یہ سلسلہ پھلنا ہے اور پھولنا ہے اور پھیلنا ہے۔ انشاء اللہ۔ یہ خدا تعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں مسیح موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کیلئے ہمارا یہ بھی کام ہے کہ جہاں ہم اپنی حالتوں کی بہتری کی طرف توجہ دیں، اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے سے فیض پانے کیلئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو خود دنیا میں پھیلائے گا اس سے فیض پانے کیلئے اور اس سے کچھ حصہ دار بننے کیلئے ہم بھی اپنا حصہ ڈالیں اور وہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب ہم تبلیغ کی طرف بھی کچھ توجہ کریں اور اس سے جہاں ہم اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے ہوں گے وہاں دنیا کو بھی صحیح راستہ دکھانے والے بن سکیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ میں حاضرین کی تعداد کے حوالہ سے فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ رپورٹ کے مطابق ہالینڈ جماعت کے افراد کی کل حاضری 1576 ہے۔ اس میں سے 795 مرد ہیں اور 781 خواتین ہیں۔ مجموعی حاضری 5839 ہے جس میں سے 3495 مرد اور 2344 خواتین۔ غیر از جماعت مہمان 132 ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی رپورٹ کے مطابق 17 ممالک کے افراد یہاں بھی جلسہ پر شامل ہوئے۔ تقریباً نصف سے زیادہ تعداد باہر سے آئے مہمانوں کی ہے اور اس کی وجہ سے ان کا جلسہ بھی پُر رونق ہو گیا۔ جزاک اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اسکے بعد پروگرام کے مطابق اطفال الاحمدیہ ہالینڈ اور خدام الاحمدیہ ہالینڈ نے باری باری اردو زبان میں ترانے پیش کیے۔ اس کے بعد بنگالی احباب نے بنگلہ زبان میں ایک نظم پیش کی۔ بعدازاں عرب احباب پر مشتمل گروپ نے عربی زبان میں اپنا پروگرام پیش کیا۔ آخر پر افریقن احباب پر مشتمل گروپ نے اپنے مخصوص انداز میں کلمہ طیبہ کا ورد کیا اور بڑے پرجوش انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کیے۔ بعدازاں 4 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہونا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 12 اپریل 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے حضرت حصین بن حارث کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت حصین بن حارِثؓ کی والدہ سُخَیلَہ بنت خُزاعی تھیں۔ انہوں نے اپنے دو بھائیوں حضرت طفیل اور حضرت عبیدہ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ آنحضورؐ نے حضرت حصین کی حضرت عَبْدُ اللّٰہ بن جبیر کے ساتھ مؤاخات قائم فرمائی۔ حضرت حصین کی وفات 32 ہجری میں ہوئی۔

سوال حضرت حصین کے بیٹے اور بیٹیوں کا کیا نام تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت حصین کے بیٹے کا نام عبداللہ تھا۔ ان کی بیٹیاں خدیجہ اور ہند تھیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک وسق کی کیا تعریف بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک وسق 60 صاع کے برابر ہوتا ہے اور ایک صاع کچھ کم اڑھائی سیر کے برابر ہوتا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صفوانؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت صَفْوانؓ کے والد کا نام وَہْب بن رَبیعہ تھا۔ ان کی والدہ کا نام دَعْد بنتِ جَحْدَم تھا۔ آپؓ حضرت سَہْلؓ اور حضرت سہیلؓ کے بھائی تھے۔ آپؓ نے غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شرکت کی۔ آپ غزوۂ بدر کے بعد مکہ واپس لوٹ گئے تھے۔

سوال حضور انور نے حضرت مبشر بن عبدالمنذرؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مُبَشِّر بن عَبْدُ المُنْذِر اَوس کے قبیلے بنو عَمرو بن عوف سے تھے۔ آپؓ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔

سوال حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرامؓ نے غزوہ احد سے پہلے حضرت مبشر بن عبدالمنذرؓ کے متعلق کیا خواب دیکھا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے خواب دیکھا کہ حضرت مُبَشِّرؓ مجھے کہہ رہے ہیں کہ تم چند روز میں ہمارے پاس آ جاؤ گے۔ میں نے پوچھا کہ آپؓ کہاں ہیں تو انہوں نے بتایا کہ میں جنت میں ہوں۔ جہاں چاہتے ہیں جنت میں کھاتے پیتے ہیں۔ میں نے کہا کہ کیا آپؓ بدر میں شہید نہیں ہو گئے تھے؟ آپؓ نے بتایا ہاں لیکن مجھے پھر زندہ کر دیا گیا تھا۔

سوال بدر کے شہدا کے متعلق طبرانی نے کیا روایت بیان کی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: طبرانی کی روایت ہے کہ حضرت ابنِ مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہؐ کے وہ اصحاب جو بدر کے دن شہید کیے گئے اللہ ان کی روحوں کو جنت میں سبز پرندوں میں رکھے گا جو جنت میں کھائیں پیئیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا اے میرے بندو! تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! کیا اس سے اوپر بھی کوئی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر پوچھے گا تم کیا چاہتے ہو؟ چوتھی مرتبہ صحابہ کہیں گے کہ تُو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں واپس لوٹا دے تا کہ ہم پھر سے ویسے ہی شہید کیے جائیں جیسے پہلے شہید کیے گئے تھے۔

سوال حضور انور نے حضرت ورقہ بن ایاسؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت وَرَقَہ بن اِیَاس بَنُو لَوْذَان بن غَنْم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ اپنے دو بھائیوں حضرت رَبیع اور حضرت عمرو کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے۔ آپ غزوۂ بدر کے علاوہ دیگر تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ آپؓ کی شہادت جنگ یمامہ کے میں حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں ہوئی۔

سوال حضور انور نے حضرت مُحرز بن نضلہؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مُحْرِز بن نَضْلَہ کا لقب فُہَیْرَہ تھا۔ آپ کا تعلق مکہ کے قبیلہ بَنُو غَنْم بن دُوْدَان سے تھا۔ یہ قبیلہ مسلمان ہو گیا تھا۔ آپ 6 ہجری میں غزوہ ذی قَرَد اور غزوۃُ الغابہ میں بھی شامل ہوئے۔ رسول اللہؐ نے حضرت مُحْرِز اور حضرت عُمارہ بن حَزْمؓ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔

سوال حضرت محرز بن نضلہؓ نے اپنے متعلق کیا خواب دیکھا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مُحْرِز نے بتایا کہ میں نے خواب میں ورلے آسمان کو دیکھا کہ وہ میرے لیے کھول دیا گیا ہے یہاں تک کہ میں اس میں داخل ہو گیا اور ساتویں آسمان تک پہنچ گیا۔ پھر سِدْرَۃُ المُنتَھٰی تک چلا گیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ یہ تمہاری منزل ہے۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت محرزؓ کے خواب کی کیا تعبیر بیان فرمائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مُحْرِزؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو یہ خواب سنائی تو آپؓ نے فرمایا کہ شہادت کی خوشخبری ہو! پھر ایک روز آپؓ شہید کر دیے گئے۔

سوال حضور انور نے حضرت سُوَیْبِطْ بن سَعْدؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سُوَیْبِطْ بن سَعْدؓ کا تعلق قبیلہ بنو عبد دار سے تھا۔ آپؓ ابتدائی اسلام قبول کرنے والوں میں سے تھے۔ آپ مہاجرینِ حبشہ میں بھی شامل تھے۔ رسول اللہؐ نے حضرت سُوَیْبِطْؓ اور حضرت عَائِذ بن مَاعِصؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔

سوال حضور انور نے حضرت سُویبطؓ کی ظرافت طبع کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت نُعَیْمانؓ اور سُوَیْبِطْ کے ساتھ شام کی طرف سفر کیا۔ نُعَیْمانؓ زادِ راہ پر متعیّن تھے۔ سُوَیْبِطْؓ کی طبیعت میں ظرافت تھی۔ اس نے نُعَیْمانؓ سے کھانا مانگا۔ انہوں نے منع کیا۔ سویبط نے کہا اگر مجھے کھانا نہیں دو گے تو میں تمہیں غصہ دلاؤں گا۔ پھر حضرت سُوَیْبِطْؓ ایک قوم کے پاس سے گزرے اور انہیں یہ کہہ کر حضرت نعمان کو دس اونٹوں کے عوض بیچ دیا کہ یہ میرا غلام ہے جب تم اسے پکڑنے جاؤ گے تو وہ یہی کہے گا کہ میں آزاد ہوں لیکن تم اسے چھوڑنا مت۔ آخر حضرت ابوبکر نے آ کر ان کے اونٹ واپس کیے اور انہیں آزاد کرایا۔ آنحضرتؐ اس بات پر خوب ہنسے۔

سوال حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ''وَسِّعْ مَكَانَكَ'' کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب اپنے انبیاء کو کوئی حکم دیتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کیلئے اپنی تائیدات اور نصرت بھی فرمائے گا اور وسائل کے سامان بھی پیدا فرمائے گا اور پھر اس طرح یہ تکمیل کو پہنچے گا اور یہی ہمارا تجربہ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا ہر الہام اصل میں تو آپؑ کے ذریعہ آنحضرتؐ کے دین کی اشاعت اور ترقی کی خوش خبری ہے اور آپؑ کے بعد سلسلۂ خلافت کے ذریعے آنحضرتؐ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کی خوش خبری ہے۔

سوال حضور انور نے الہام ''وَسِّعْ مَكَانَكَ'' کی روشنی میں دنیا بھر میں ہونے والی جماعتی ترقیات کا کیا نقشہ کھینچا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خلافت کی یہاں یو کے میں ہجرت کے بعد برطانیہ میں بھی، یورپ میں بھی، امریکہ میں بھی، افریقہ اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعت کے پھیلاؤ کے ساتھ مکانیت وسیع ہوتی چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جگہیں مہیا کرتا چلا گیا۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے حضور انور سے 1985 میں اسلام آباد کی زمین کے متعلق کیا ارشاد فرمایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مجھے یاد ہے جب ایک دفعہ 1985ء میں یہاں آیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجھے خاص طور پر فرمایا تھا کہ بڑی اچھی جگہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مرکز کیلئے بھی مہیا کر دی ہے۔

سوال حضور انور نے اسلام آباد میں ہونے والی نئی تعمیر کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اسلام آباد میں نئی تعمیر ہوئی ہے۔ کچھ دفاتر بہتر سہولتوں کے ساتھ بنائے گئے ہیں۔ باقاعدہ مسجد بنائی گئی ہے۔ خلیفۂ وقت کی رہائش بنائی گئی ہے اور واقفینِ زندگی اور کارکنوں کیلئے گھر بھی تعمیر ہوئے ہیں اور اَور بھی تعمیر ہوں گے۔ ☆☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 19 اپریل 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان بن مظعونؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عثمان بن مظعونؓ کی کنیت ابوسائب تھی۔ آپ کی والدہ کا نام سُخَیلَہ بنت عَنْبَس تھا۔ آپؓ کے بھائی حضرت قُدامہؓ حلیے میں آپ سے مشابہت رکھتے تھے۔ آپؓ کا تعلق قریش مکہ کے خاندان بَنُو جُمَح سے تھا۔

سوال حضرت عثمان بن مظعونؓ کے دل میں رسول اللہؐ کی محبت کس طرح قائم ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ آنحضورؐ کے پاس بیٹھے تھے۔ آپؐ نے آسمان کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ پھر آپ کی نظریں نیچے کی طرف آئیں۔ پھر آپ نے اپنے دائیں طرف دیکھا اور اپنے سر کو یوں ہلانا شروع کیا جیسے کوئی بات سمجھ رہے ہوں۔ حضرت عثمانؓ یہ سب دیکھ رہے تھے۔ پھر آنحضورؐ حضرت عثمان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میرے پاس اللہ کا قاصد اللہ کا پیغام لے کر آیا تھا۔ حضرت عثمان کے دریافت کرنے پر آپ آیت کریمہ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ ... پڑھی۔ وہ وقت تھا جب میرے دل میں ایمان نے اپنی جگہ پکّی کر لی اور مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو گئی۔

سوال آنحضرتؐ کے اعلان نبوت کے ابتدائی زمانہ میں کون سے نہایت فدائی ساتھی آپ کو ملے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس زمانے میں طلحہؓ اور زبیرؓ اور عمرؓ اور حمزہؓ اور عثمان بن مظعونؓ اس قسم کے ساتھی آپؐ کو مل گئے جن میں سے ہر شخص آپؐ کا فدائی تھا۔ ہر شخص آپؐ کے پسینے کی جگہ اپنا خون بہانے کے لیے تیار تھا۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی کیا ناقابل تردید دلیل بیان فرمائی؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ یورپین مصنف رسول کریمؐ کے خلاف بولتے ہیں مگر جہاں ابوبکرؓ کا نام آتا ہے، کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ بڑا بے نفس تھا۔ اس پر دوسرے یورپین مصنف لکھتے ہیں کہ جس شخص کو ابوبکرؓ نے مان لیا وہ جھوٹا کس طرح ہو گیا؟ یہ ایک بہت بڑی دلیل ہے جس کو ردّ کرنا آسان نہیں۔

سوال کفار مکہ کے دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف کس حسرت اور حسد میں جلا کرتے تھے؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے ایسے سامان پیدا کیے کہ کفار کے دل ہر وقت جل کر خاکستر ہوتے رہتے تھے اور انہیں کچھ سمجھ نہیں آتا تھا کہ اس آگ کو بجھانے کا ہم کیا انتظام کریں۔ کوئی بڑا خاندان ایسا نہیں تھا جس کے افراد رسول کریمؐ کی غلامی میں نہ آ چکے ہوں۔

سوال حبشہ سے واپس آ کر حضرت عثمان بن مظعونؓ

نے کس ایمانی غیرت کا مظاہرہ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عثمانؓ ولید بن مغیرہ کی پناہ لے کر مکہ آئے تھے۔ جب آپنے دیکھا کہ آنحضرتؐ اور آپؐ کے اصحابؓ کو تکالیف پہنچ رہی ہیں اور وہ سکون سے رہ رہے ہیں تو آپؓ نے ولید بن مغیرہ کو اپنی پناہ واپس لینے کو کہا۔ ولید نے کہا شاید تمہیں میری امان سے کوئی تکلیف پہنچی ہے؟ آپؓ نے کہا نہیں میں اللہ کی امان سے راضی ہوں۔ آپ نے ولید کے کہنے پر خانہ کعبہ کے صحن میں ولید کی پناہ سے نکلنے کا اعلان کیا۔

سوال پہلی ہجرت حبشہ کب ہوئی اور اس میں کتنے لوگ تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ماہ رجب پانچ نبوی میں گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

سوال حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے معروف صحابہ کے نام کیا ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان میں سے معروف کے نام یہ ہیں۔ حضرت عثمان بن عفانؓ اور ان کی زوجہ رقیہؓ بنت رسول اللہؐ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، زبیر ابن العوامؓ، ابو حذیفہؓ بن عتبہ، عثمان بن مظعونؓ، مصعب بن عمیرؓ اور ابو سلمہؓ بن عبدالاسد اور انکی زوجہ ام سلمہؓ۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے ہجرت حبشہ کے وقت کیا دردناک اور رقت آمیز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ ان لوگوں کا نکلنا ایک نہایت ہی دردناک واقعہ تھا۔ جس وقت یہ قافلہ نکل رہا تھا حضرت عمرؓ جو اس وقت تک کافر اور اسلام کے شدید دشمن تھے، اس قافلے کے بعض افراد کو مل گئے۔ آپؓ نے ایک صحابیہ ام عبداللہؓ سے کہا یہ تو ہجرت کے سامان نظر آرہے ہیں۔ ام عبداللہ نے جواب میں کہا ہاں خدا کی قسم! ہم کسی اور ملک میں چلے جائیں گے کیونکہ تم نے ہم پر بہت ظلم کیے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے جواب میں کہا کہ اچھا خدا تمہارے ساتھ ہو۔ ام عبداللہ کہتی ہیں میں نے ان کی آواز میں رِقّت محسوس کی حالانکہ اس وقت وہ مسلمانوں کے مخالف تھے۔

سوال ولید بن مغیرہ کی پناہ سے نکلنے کے بعد حضرت عثمان بن مظعونؓ کو کیا تکالیف اٹھانی پڑیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دن عرب کا مشہور شاعر لبید مکہ کے رؤسا کو اپنے شعر سنا رہا تھا کہ اس نے ایک مصرع پڑھا کہ وَكُلُّ نَعِيمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلُ جسکے معنی ہیں کہ ہر نعمت مٹ جانے والی ہے۔ حضرت عثمان نے کہا کہ یہ غلط ہے جنت کی نعمتیں ہمیشہ قائم رہیں گی۔ لبید یہ جواب سن کر جوش میں آگیا اور اس نے کہا کہ اے قریش تمہارے مہمان کو پہلے تو اس طرح ذلیل نہیں کیا جاتا تھا۔ کسی نے کہا کہ اس بات کی پرواہ نہ کریں یہ بیوقوف آدمی ہے۔ لیکن حضرت عثمان اپنی بات پر قائم رہے۔ اس پر ایک شخص نے اٹھ کر زور سے آپ کے منہ پر گھونسا مارا جس سے آپؓ کی ایک آنکھ نکل گئی۔

سوال حضرت عثمانؓ کو اس تکلیف میں دیکھ کر ولید نے ان سے کیا کہا اور حضرت عثمان نے کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ولید سے اپنے مردہ دوست کے بیٹے کی یہ حالت دیکھی نہ گئی۔ اس نے نہایت دکھ سے عثمانؓ سے کہا کہ تیری یہ آنکھ اس صدمہ سے بچ سکتی تھی جبکہ تو ایک زبردست حفاظت میں تھا لیکن تو نے خود ہی اپنی پناہ کو چھوڑ دیا اور یہ دن دیکھا۔ عثمانؓ نے جواب دیا کہ تم میری پھوٹی ہوئی آنکھ پر ماتم کر رہے ہو حالانکہ میری تندرست آنکھ اس بات کے لیے تڑپ رہی ہے کہ جو میری بہن کے ساتھ ہوا ہے وہی میرے ساتھ کیوں نہیں ہوتا۔

سوال حضور انور نے حضرت عثمانؓ اور آنحضورؐ کے محبت کے تعلق کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عثمانؓ سے آنحضرتؐ کا جو پیار تھا اس کا اظہار اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ ان کے فوت ہونے پر رسول کریمؐ نے انہیں بوسہ دیا اور آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ جب رسول کریمؐ کا صاحبزادہ ابراہیم فوت ہوا تو آپؐ نے اس وقت اس کی نعش پر فرمایا۔ اَلْحِقْ بِسَلَفِنَا الصَّالِحِ عُثْمَانَ ابْنَ مَظْعُوْنَ یعنی ہمارے صالح عزیز عثمان بن مظعونؓ کی صحبت میں جا۔

سوال آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ کا کیا نام رکھا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عثمان بن مظعونؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ ہمارے پاس سے گزرے جبکہ ہم رسول اکرمؐ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا یہ شخص غَلْقُ الْفِتْنَةِ ہے یعنی فتنے کی راہ میں روک ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے اور فتنے کے درمیان ایک دروازہ ہوگا جو بہت زیادہ سختی سے بند رہے گا جب تک یہ شخص تمہارے درمیان زندہ رہے گا۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
Mob: 9647960851
9082768330

طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

وصایا

منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9844: مَیں نشاء پروین زوجہ مکرم محمد مذکر یاسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24 اکتوبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 انگوٹھی، 1 جوڑی کان کے ٹاپس، 1 ناک کی لونگ (کل وزن 5.180 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 1 جوڑی پایل وزن 34.500 گرام، حق مہر -/42,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مذکر یاسین — الامۃ: نشاء پروین — گواہ: عقیلہ بیگم

مسل نمبر 9845: مَیں تسنیم اختر ولد مکرم میر عبدالحفیظ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: رانی گھاٹ (بیرگنج) ضلع پرسہ (نیپال) مستقل پتا: محلہ محی الدین پور ڈاکخانہ کوسمبی (سونگھڑا) صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3 ستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/30,000 روپئے وصول شد، زیور طلائی 20 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی 100 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے نیپالی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: میر عبدالحمید — الامۃ: تسنیم اختر — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9846: مَیں محمد اکرام الحق ولد مکرم وکیل راوت گدی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال تاریخ بیعت 1991، ساکن جگن ناتھ پور (گاؤں پالیکا) وارڈ نمبر 3 ڈاکخانہ بیرگنج ضلع پرسہ پردیش 2 (نیپال)، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2 ستمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 8 دھر رہائشی زمین جس پر 4 کمروں پر مشتمل ایک مکان ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے نیپالی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد — العبد: محمد اکرام الحق — گواہ: خالد ولید احمد

مسل نمبر 9847: مَیں شریف الحسن ولد مکرم محمد طاہر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41 سال تاریخ بیعت 1997، ساکن گرام تھان (جھوراہاٹ) وارڈ نمبر 2 تھانا بیراہ نگر ضلع مورنگ (کوسی، نیپال، پردیش 1) نیپال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10 ستمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زرعی زمین 3 کٹھہ بمقام جھوراہاٹ، رہائشی زمین 2.5 کٹھہ 2 کمروں پر مشتمل (بھائی کے ساتھ مشترکہ) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/11088 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شوک کاٹھات — العبد: شریف الحسن — گواہ: عبدالبصیر

مسل نمبر 9848: مَیں حمیدہ خاتون زوجہ مکرم محمد حیدر علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن سیمار بونا (خانار) اتھیری 11 ضلع سنساری (پردیش 1) نیپال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10 ستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 8 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی 25 تولہ، حق مہر -/9551 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے نیپالی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد حیدر علی — الامۃ: حمیدہ خاتون — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9849: مَیں محمد حیدر علی ولد مکرم محمد شہید صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ کھیتی باڑی عمر 44 سال تاریخ بیعت 1992، ساکن سیمار بونا (خانار) اتھیری 11 ضلع سنساری (پردیش 1) نیپال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10 ستمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 14 دھر رہائشی زمین پر 4 کمروں پر مشتمل ایک مکان۔ میرا گزارہ آمد از کھیتی ماہوار 7000 روپے نیپالی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اشوک کاٹھات — العبد: محمد حیدر علی — گواہ: ناصر احمد زاہد

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE
Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

ارشادِ نبوی ﷺ

خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالبِ دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

PHLOX

All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED

MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Zaid Auto Repair

زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem

Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear

مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں

Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination
for royal weddings & celebrations.

2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate

HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201

Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.

WEIGH BRIDGE

100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE

NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Mob- 9434056418

শক্তি বাম®

আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...

Producted by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com

طالبِ دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?

• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges

• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are

• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir

Needs Education Kashmir

An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME

PROPERTY MANAGEMENT

طالبِ دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866

FAWWAZ OUD & PERFUMES

No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com

FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو
خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 64)

طالبِ دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اَرول (بہار)

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالبِ دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالبِ دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS
طالبِ دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

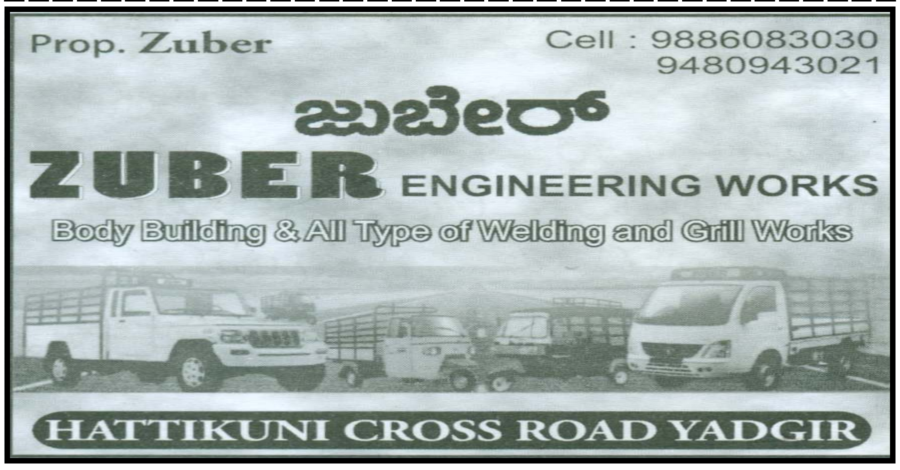

طالبِ دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیش)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالبِ دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ (آل عمران:103)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے
اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تاکہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں
(ابو داؤد، کتاب المناسک)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور
آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے
(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے ازخود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ
بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے
کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: قدسیہ عالم بنت مکرم نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: تنویر احمد بانی (زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ کلکتہ) بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر احمدی اپنے آپ کو
تقویٰ میں بڑھانے کیلئے جدوجہد کرے
(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبر کوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے نیک نمونے کے ذریعہ
لوگوں کے دلوں کو اسلام احمدیت کیلئے جیتنے کی کوشش کریں
(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.
All Services free of Cost
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
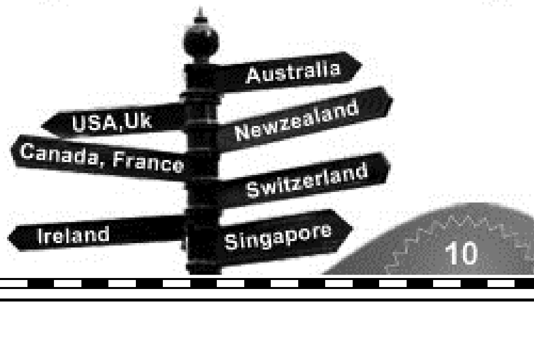

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 7 - November - 2019 Issue. 45

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

● اگر دنیا میں وہ اسلام قائم ہو جو امام جماعت احمدیہ پیش کر رہے ہیں تو دنیا کے سب مسائل ختم ہو جائیں گے

● مجھے آج کے خطاب سے اس بات کا اندازہ ہوا کہ آپ لوگ ہی حقیقی اور اصل مسلمان ہیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ آپ مسلمان نہیں ہیں وہ بالکل غلط کہتے ہیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سن کر مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات

’’حقیقت میں وہ خلافت کے سلطان نصیر تھے‘‘

مکرم مولانا کے. محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ آف کیرالہ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 1 ؍نومبر 2019 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ دنوں میں یورپ کے بعض ممالک کے دورے پر گیا تھا جہاں دو ممالک ہالینڈ اور فرانس کے جلسہ سالانہ بھی تھے اسکے علاوہ مساجد کے افتتاح اور دوسرے پروگرام غیروں کے ساتھ بھی ہوتے رہے۔ فرانس میں یونیسکو کی عمارت میں تقریب ہوئی جس میں اسلامی تعلیمات بیان کرنے اور علمی اور سائنسی ترقی میں مسلمانوں کے کردار کو بیان کرنے کی بھی توفیق ملی۔ اسی طرح برلن میں ایک پروگرام میں سیاستدانوں اور پڑھے لکھے لوگوں کو اسلامی تعلیم کے بارے میں بتایا جس کا ان پہ بڑا مثبت ردّعمل ہوا۔ اس وقت میں بعض غیروں کے تاثرات بیان کروں گا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم سمجھنے کا ہر جگہ موقع ملا۔

ہالینڈ میں جلسہ کے دوسرے دن ایک پروگرام میں ڈچ مہمانوں سے مخاطب ہونے کا موقع ملا۔ 125 غیر مسلم ڈچ مہمان شامل ہوئے۔ روٹرڈم شہر سے آنے والے ایک مہمان ہیمن میٹر صاحب نے کہا کہ جلسہ پر آنے سے قبل میں گھبرایا ہوا تھا کہ اس جلسے پر مسلمان اکٹھے ہو رہے ہیں پتا نہیں کیا ہوگا مگر یہاں آکر بڑی حیرت ہوئی کہ امن کی باتیں ہو رہی ہیں۔ پوپ عمومی رنگ میں امن کی بات کرتا ہے مگر آپ کے خلیفہ نے برملا طور پر طاقتور قوموں کو مخاطب کر کے بات کی ہے۔

ایک مہمان ڈینی ہارکنگ صاحب کہتے ہیں کہ یہاں مجھے بڑا اچھا محسوس ہو رہا ہے اور آپ کے خلیفہ بھی امن اور باہمی ہم آہنگی کی باتیں کرتے ہیں۔ آپ کی جماعت صرف احمدیوں سے ہی نہیں بلکہ ہر مذہب سے تعلق رکھنے والوں سے اچھا برتاؤ کرتی ہے۔ آپ نے دنیا میں پھیلی بدامنی کا ذکر کیا ہے اور امن کے قیام کی ضرورت پہ زور دیا ہے۔ ہمیں اس بارے میں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم سب مل کر امن کا قیام کریں۔

ہالینڈ میں المیرے شہر میں مسجد کے افتتاح میں المیرے چرچ کے چیئرمین ’’ہائی اووے ترزل‘‘ صاحب آئے ہوئے تھے، کہتے ہیں کہ آپ کی جماعت کا پیغام امن کا پیغام ہے آپ کے خلیفہ نے امن اور مذہبی آزادی پر بہت ہی اچھی تقریر کی ہے۔

ایک لوکل خاتون ایولن صاحبہ کہتی ہیں کہ افسوس کی بات ہے کہ دنیا کو اسلام کی یہ تصویر نہیں دکھائی جاتی۔ آپ کی جماعت کے لوگ بہت محنتی اور مہمان نواز ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پھر فرانس کا دورہ تھا وہاں جلسہ تھا وہاں بھی غیر احمدی اور غیر مسلم مہمانوں کے ساتھ نشست تھی جس میں 75 کے قریب مہمان آئے ہوئے تھے۔ ایک مہمان خاتون نے کہا کہ جب خلیفہ نے یہ بات کی کہ وہ فرانس میں جو مختلف حملے ہوئے ہیں ان کی مذمت کرتے ہیں تو انہوں نے واضح کر دیا کہ اسلام کا ایسے حملوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ امام جماعت احمدیہ نے اسلام کی جو حقیقی تصویر پیش کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان آسانی سے مغربی دنیا میں انٹیگریٹ ہو سکتے ہیں اور کہنے لگیں کہ جو کہتے ہیں کہ مغربی دنیا میں اسلام کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے مسلمان وہاں مل کر نہیں رہ سکتے وہ غلط کہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو آج کی تقریر سننی چاہئے تھی۔

مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک غیر احمدی مہمان سفیان صاحب کہتے ہیں کہ مجھے آج کے خطاب سے اس بات کا اندازہ ہوا کہ آپ لوگ ہی حقیقی اور اصل مسلمان ہیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ آپ مسلمان نہیں ہیں وہ بالکل غلط کہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پھر 8؍اکتوبر کو یونیسکو میں تقریب تھی۔ اس تقریب میں 91 مہمان شریک ہوئے۔

مالی سے یونیسکو کے ایمبیسیڈر عمر قیدا صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امام جماعت امن پھیلا رہے ہیں میں آپ کے امن کے پیغام کی وجہ سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ عالمی انصاف اور ہم آہنگی کا جو تصور امام جماعت نے پیش کیا ہے دنیا کو اسکی اشد ضرورت ہے۔

پھر نیٹو میموریل کے صدر مسٹر برینٹن نے کہا کہ یہ کانفرنس اہم اور تاریخی تھی اس سے امن رواداری اور اخوت قائم ہو سکتی ہے۔ میری خواہش ہے کہ زیادہ سے زیاد لوگ جماعت احمدیہ کے امام کے پیغام کو سنیں۔

پھر فرانس میں مالی سے تعلق رکھنے والے کیتھولک افراد کی ایسوسی ایشن کے صدر دیالو صاحب بھی اس پروگرام میں شامل تھے کہتے ہیں کہ اگر دنیا میں وہ اسلام قائم ہو جو امام جماعت احمدیہ پیش کر رہے ہیں تو دنیا کے سب مسائل ختم ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر سٹراس برگ فرانس میں مسجد کا افتتاح تھا وہاں تقریباً 191 مہمانوں نے شرکت کی۔ ممبر آف فرنچ پارلیمنٹ مارٹن صاحبہ نے کہا کہ میں بہت خوش ہوں کہ آپ نے ایک بھرپور پیغام دیا ہے ایک امن کا پیغام بھائی چارے کا پیغام اور یہ پیغام تمام دنیا کیلئے ہے۔ فرنچ لوگوں کو اس اصل اور حقیقی اسلام کو جاننے کی ضرورت ہے جو خلیفہ نے پیش کیا ہے۔

ایک مہمان نے کہا کہ میرے لئے اپنے جذبات بیان کرنا ممکن نہیں ہے مجھے اسلام کی اس تنظیم کا پہلے بالکل علم نہیں تھا۔ جو آج میں نے یہاں سنا ہے میں اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسلام کی یہ شاخ امن پسند شاخ ہے یہ اسلام کی اصل تصویر ہے یہ ایسا اسلام ہے جس میں انسانیت ہے پیار ہے محبت ہے۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ جو اسلام ہمیں بتایا جاتا ہے وہ اسلام نہیں بلکہ کوئی اور شئے ہے۔

حضور انور نے فرمایا: 14؍اکتوبر کو مسجد ویزبادن جرمنی کا افتتاح تھا اس تقریب میں شامل مہمانوں کی تعداد 370 تھی۔ کیتھولک چرچ کے ایک پادری نے کہا کہ اس تقریر میں جو آپ نے کی ہے تمام نقطہ ہائے نظر بیان کر دیئے ہیں اور میں ان سے کامل اتفاق رکھتا ہوں کاش دنیا کے تمام لیڈر امن کے بارے میں تقریر کریں تو بڑا اچھا ہو۔

پھر ایک خاتون وونی صاحبہ جو شہر ویزبادن کے پارلیمنٹ میں شعبہ انٹیگریشن کیلئے کام کرتی ہیں، کہتی ہیں کہ یہ خطاب نہایت حوصلہ افزا محسوس ہوا۔ اگر تمام مسلمان فرقے آپ احمدیوں کی طرح اوپن مائنڈڈ ہوتے تو ہمارا آپس میں مل جل کر رہنا بہت آسان ہو جاتا۔

حضور انور نے فرمایا: پھر فلڈہ میں مسجد بیت الحمید کا افتتاح ہوا اس تقریب میں بھی 330 مہمان شامل ہوئے۔

ایک صاحب نے کہا کہ اس سے قبل جو تعارف ہمیں اسلامی تعلیمات کے بارے میں تھا وہ اسلام کی درست تصویر پیش نہیں کرتا اس لئے آج کی شام میرے لئے ایک مثبت اور پرامن پیغام لائی ہے۔

ایک مقامی ٹیچر نے حضور انور کی تقریر کے متعلق کہا کہ اسے اسکول میں طلباء کو سنوا کر پوچھنا چاہئے کہ آپ اس سے کیا سمجھے اور آپ کے خیال میں یہ خوبصورت تعلیم کس مذہب کی ہو سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر برلن میں اسلام اینڈ یورپ کے موضوع پہ خطاب تھا۔ الیگزینڈر صاحب جو ممبر آف پارلیمنٹ ہیں کہتے ہیں کہ خلیفہ نے ثابت کیا کہ اسلام اور قرآن نے مذہب کی بنیاد روز اول سے ہی انسانی ہمدردی اور امن اور سلامتی کی تعلیم پر رکھی ہے۔

پروفیسر ہیربٹ ہیڈے کہتے ہیں کہ آپ لوگوں نے جماعت کو تعلیمی میدان میں نمایاں کر کے دیگر مذہبی جماعتوں سے ممتاز مقام پر کھڑا کر دیا۔

سبین لیڈن صاحبہ کہتی ہیں امام جماعت احمدیہ نے آنے والی نسل انسانی کے درد کو جس طرح قبل از وقت محسوس کر کے آج کی لیڈرشپ کو خبردار کیا ہے اس کا میرے دل پر گہرا اثر ہے۔

ایک مہمان کہتی ہیں کہ جو بات مجھے خلیفہ کے خطاب میں بہت اہم لگی وہ تعلیم و تربیت کی اہمیت ہے کیونکہ جب انسانوں کو علم ہو کہ ان کی مقدس کتاب کیا تعلیم دیتی ہے پھر بہت سی مشکلات سے ہم بچے رہ سکتے ہیں۔ حضور نے احمدی نوجوانوں کو مخاطب کر کے فرمایا: یہ آج احمدی نوجوانوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ خاص طور پر قرآن کریم کو پڑھیں اور سمجھیں تاکہ ان کو سمجھایا جائے اور یہ لوگ پھر مجبور ہوں گے کہ اس پر غور کریں اور اس کی حکمت کو سمجھیں اس تعلیم پر عمل کریں یا اس تعلیم کو مانیں۔

حضور انور نے فرمایا: پھر مسجد مہدی آباد کا افتتاح تھا۔ اس تقریب میں تقریباً 170 مہمان شامل ہوئے۔ ایک مہمان جو وائس میئر ہیں کہتی ہیں کہ میں واپس جا کر ضرور خلیفہ کی باتوں کو پھیلاؤں گی۔ اور جب بھی کوئی اسلام پر اعتراض کرے گا تو میں خلیفہ وقت کے ارشاد کو پیش کرتے ہوئے اسلام کا دفاع کرنے کی کوشش کروں گی۔

حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ پال گھاٹ کیرالہ انڈیا کا ہے۔ 54 سال کی عمر میں 15؍اکتوبر کو ان کی وفات ہوئی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے خاندان میں احمدیت ان کے والد مکرم مولوی کے محمد علوی صاحب کے ذریعہ آئی تھی جو کہ غیر احمدیوں کے معروف عالم تھے۔ ان کے ذریعہ صوبہ کیرالہ میں سینکڑوں افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ مرحوم ایک بہت بڑے عالم تھے۔ متقی، صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار دعا گو، غریب پرور، صابر اور شاکر مخلص انسان تھے۔ قرآن کریم، حدیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور خلفائے کرام کی کتب کا گہرا مطالعہ تھا۔ عربی، اردو، ملیالم اور تامل زبانوں پر بھی کافی عبور تھا۔ مرحوم کے پاس اپنی ذاتی لائبریری تھی۔ اس میں بے شمار نایاب کتابیں تھیں۔ صوبہ کیرالہ تامل ناڈو لکش دیپ اور بیرون ملک کویت میں ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ ایک اچھے مقرر اور مناظر بھی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر 1994ء میں ان کو محترم مولانا دوست محمد شاہد اور حافظ مظفر احمد صاحب کے ساتھ جماعت کے ایک شدید مخالف مولوی کے ساتھ مناظرے کی بھی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے پسماندگان میں دو بیویاں اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ 1998ء اور 2015ء میں انجمن اشاعت اسلام کیرالہ کے ساتھ جماعت کے تاریخی مناظرے کی توفیق ملی۔

حضور انور نے فرمایا: حقیقت میں وہ خلافت کے سلطان نصیر تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad